Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ قادیان

بدر
BADR
Theweekly Qadian
www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 42

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

1-محرم 1437 ہجری قمری 15-اخاء 1394 ہش 15-اکتوبر 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

امام بخاریؒ نے صرف اسی قدر ثابت نہیں کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں بلکہ احادیث نبویہ کی رو سے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے پھر دنیا میں آ نہیں سکتا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

امام بخاری نے اسی آیت فلمّا توفّیتنی کو کتاب الانبیاء صفحہ ۴۶۳ اور پھر صفحہ ۴۹۰ میں انہیں معنوں کے ظاہر کرنیکی غرض سے ذکر کیا ہے اور ظاہر کیا ہے کہ اس قصّہ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح ابن مریم سے ایک مشابہت ہے چنانچہ صفحہ ۴۸۹ میں یہ حدیث بھی بروایت ابو ہریرہ لکھ دی ہے انا اولی الناس بابن مریم والانبیاء اولاد علات اور اسی کی تائید میں امام بخاری نے کتاب المغازی میں بذیل کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۶۴۰ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور حدیث لکھی ہے۔

اور منجملہ افادات امام بخاری کے جن کا ہمیں شکر کرنا چاہئے یہ ہے کہ انہوں نے صرف اسی قدر ثابت نہیں کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں بلکہ احادیث نبویہ کی رو سے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے پھر دنیا میں آ نہیں سکتا۔ چنانچہ بخاری کے صفحہ ۶۴۰ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی گئی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو بعض آدمی یہ گمان کرتے تھے کہ آنحضرت فوت نہیں ہوئے اور بعض کہتے تھے کہ فوت ہو گئے۔ مگر پھر دنیا میں آئیں گے۔ اس حالت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ کے گھر گئے اور دیکھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں تب وہ چادر کا پردہ اُٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی طرف جھکے اور چوما اور کہا کہ میرے ماں باپ تیرے پر قربان مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ خدا تیرے پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ پھر لوگوں میں آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فوت ہو جانا ظاہر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے اور پھر دنیا میں نہ آنے کی تائید میں یہ آیت پڑھی مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُل (آل عمران رکوع 15) یعنی محمد اس سے زیادہ نہیں کہ وہ رسول اللہ ہے اور اس سے پہلے تمام رسول اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے گذر چکے ہیں۔ یاد رہے کہ من قبلہ الرسل کا الف لام استغراق کا ہے جو رسولوں کی جمع افراد گذشتہ پر محیط ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر دلیل ناقص رہ جاتی ہے کیونکہ اگر ایک فرد بھی باہر رہ جائے تو وہ پھر وہ استدلال جو مدعا قرآن کریم کا ہے اس آیت سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس آیت کے پیش کرنے سے حضرت ابو بکر صدیق نے اِس بات کا ثبوت دیا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گذرا کہ جو فوت نہ ہوا ہو اور نیز اس بات کا ثبوت دیا کہ جو فوت ہو جائے پھر دنیا میں کبھی نہیں آتا۔ کیونکہ لغت عرب اور محاورہ اہل عرب میں خَلَا یا خَلَتۡ ایسے لوگوں کے گذرنے کو کہتے ہیں جو پھر آنیوالے نہ ہوں۔ پس تمام رسولوں کی نسبت جو آیت موصوفہ بالا میں خَلَتۡ کا لفظ استعمال کیا گیا وہ اسی لحاظ سے استعمال کیا گیا تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ وہ لوگ ایسے گئے ہیں کہ پھر دنیا میں ہرگز نہیں آئیں گے۔ چونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال یافتہ ہونے کی حالت میں آپ کے چہرہ مبارک کو بوسہ دے کر کہا تھا کہ تُو حیات اور موت میں پاک ہے تیرے پر دو موتیں ہرگز وارد نہیں ہوں گی یعنی دوسری مرتبہ دنیا میں ہرگز نہیں آئے گا۔ اس لئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے قول کی تائید میں آیت قرآن کریم کی پیش کی۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ سب رسول جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تھے گذر چکے ہیں اور جو رسول اس دنیا سے گذر گئے ہیں پھر اس دنیا میں ہرگز نہیں آئیں گے۔ کیونکہ جیسا کہ قرآن شریف میں اَور فوت شدہ لوگوں کی نسبت خَلَوۡا یا خَلَتۡ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ایسا ہی یہی لفظ نبیوں کے حق میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اور یہ لفظ موت کے لفظ سے اخص ہے کیونکہ اس کے مفہوم میں یہ شرط ہے کہ اس عالم سے گذر کر پھر اس عالم میں نہ آوے۔ غرض امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ فوت شدہ نبیوں کے دوبارہ نہ آنے کے بارے میں اوّل قول ابو بکر صدیق کا پیش کیا جس میں یہ بیان ہے کہ خدا تیرے پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ کیونکہ دوبارہ آنا دو موتوں کو مستلزم ہے۔ اور پھر اس بارے میں قرآن کریم کی آیت پیش کی اور یہ ثبوت دیا کہ خَلَا اس گذرنے کو کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد عود نہ ہو۔ اس تحقیق و تدقیق سے کمالاتِ امام بخاری ظاہر ہیں۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء وادخلہ اللہ فی الجنّات العلیا۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 587 تا 589)

124 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2015ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27، 28 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ، اتوار، سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس الٰہی جلسے سے کما حقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بکثرت سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 48

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا! آج کل حضرت بانئ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور'' قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہر حال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اخبار منصف کی طرف سے کئے گئے اسی قسم کے اعتراضات کا جواب اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی ڈھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

حضرت مصلح موعودؓ کا اپنے رب کے حضور عہد

گزشتہ قسط میں قارئین معترض کے اعتراض کہ (نعوذ باللہ) سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے سادھو کے بھیس میں ہجرت کی، کا جواب ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اس قسط میں اس اعتراض کے جواب کا باقی حصہ پیش ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور آپؓ کے متبعین نے جن حالات میں ہجرت کی، وہ مصائب اور آلام کی سیاہ اور تاریک گھڑیاں تھیں اور ایک دنیا دار کی آنکھ ان حالات کو دیکھ کر یہی اندازہ لگا سکتی تھی کہ اب یہ جماعت تباہ و برباد ہو جائے گی۔ جیسا کہ معترض نے بھی لکھا کہ آپ کو'' بی حرماں نصیبی، ناکامی و نامرادی اور حسرت و یاس کے ساتھ نکلنا پڑا'' لیکن اس وقت خدائے عز وجل کے اس اولوالعزم اور برحق موعود خلیفہ، جسے آسمانی نوشتہ میں مسیحی نفس، جلال الٰہی کے ظہور کا موجب، نور اور جلد جلد بڑھنے والا قرار دیا گیا تھا، کے دل کے کیا جذبات تھے، وہ آپ کے اس عہد سے عیاں ہیں جو آپ نے ہجرت کے بعد احمدیہ مسجد لاہور میں اپنے خدا سے کیا۔ حضورؓ فرماتے ہیں:

''قادیان اس وقت بیرونی اسلامی دنیا سے بالکل کٹ گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایسے وقت میں ......انسان کو اپنا دل ٹٹول کر ایک ایسا عزم کر لینا چاہئے جس پر وہ مرتے دم تک قائم رہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور میں فوت ہوئے اس وقت ......میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عزم کیا تھا اور خدا تعالیٰ کے سامنے قسم کھائی تھی کہ اگر جماعت اس ابتلاء کی وجہ سے فتنہ میں پڑ جائے اور ساری ہی جماعت مرتد ہو جائے تب بھی میں اس صداقت کو نہیں چھوڑوں گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام لائے اور اس وقت تک تبلیغ جاری رکھوں گا جب تک وہ صداقت دنیا میں قائم نہیں ہو جاتی۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھ سے اب ایک اور عہد لینا چاہتا ہے۔ وہ وقت میری جوانی کا تھا اور یہ وقت میرے بڑھاپے کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کام کرنے کے لئے جوانی اور بڑھاپے میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ جس عمر میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے کھڑا ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو برکت مل جائے اسی عمر میں وہ کامیابی اور کامرانی حاصل کرسکتا ہے۔

لاہور ہی تھا جس میں مَیں نے وہ عہد کیا تھا اور یہاں پاس ہی کیلیاں والی سڑک پر وہ جگہ ہے......بہر حال اسی لاہور اور ویسے ہی تاریک ماحول حالات میں مَیں اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہوئے یہ اقرار کرتا ہوں کہ خواہ جماعت کو کوئی بھی دھکّا لگے میں اس کے فضل اور اس کے احسان سے کسی اپنے صدمہ یا اپنے دُکھ کو اس کام میں حائل نہیں ہونے دوں گا۔ بفضلہٖ وبتوفیقہ وبنصرہ۔ جو خدا تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کے قائم کرنے کا میرے سپرد کیا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے میری تائید فرمائے۔ باوجود اس کے کہ مَیں اب عمر کے لحاظ سے ساٹھ سال کے قریب ہوں اور ابتلاؤں اور مشکلات نے میری ہڈیوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ پھر بھی میرے حیّ وقیوم خدا سے بعید نہیں، امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے میرے مرنے سے پہلے مجھے اسلام کی فتح کا دن دکھا دے۔'' (الفضل 21 ستمبر 1947)

پھر عین اس روز جبکہ قادیان پر براہ راست حملہ کیا گیا تھا 3/اکتوبر 1947ء کو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک نہایت ولولہ انگیز خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''موجودہ ابتلاء تو کوئی چیز نہیں ہم سمجھتے ہیں اگر سارے احمدی مارے جائیں اور صرف ایک پودا اللہ تعالیٰ رکھ لے تو اس سے احمدیت پھر دوبارہ ترو تازہ ہو جائے گی اور خدا کی باتیں کبھی پوری ہونے سے رہ نہیں سکتیں۔'' (الفضل 10 اکتوبر 1947 صفحہ 7)

افسوس ہے معترض کی سوچ پر کہ اسے ایک اولوالعزم اور نہایت مدبر قائد پر کیسا رقیق اعتراض سوجھا۔ کیا یہ جذبات ایک ایسے انسان کے ہو سکتے ہیں جو بھیس بدل کر اپنی قوم کو دھوکہ دے کر بھاگ رہا ہو۔ نہیں! حاشا وکلا ہرگز نہیں! یہ جذبات صرف اور صرف حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جیسے اولوالعزم خلیفہ برحق کے ہی ہو سکتے ہیں اور ہیں۔

جماعت احمدیہ کی ہجرت اور حضرت مصلح موعودؓ کے کارہائے نمایاں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے بعد سب سے پہلے دفاتر کے نظام کو جاری فرمایا اور جوں جوں مختلف دفاتر کا عملہ ہجرت کر کے آتا رہا، ان کے کام بھی اُسی طرح جاری ہو گئے جس طرح قادیان میں جاری تھے۔

دفاتر کے قیام کے ساتھ ہی لنگر خانہ بھی کھول دیا گیا اور ایسے حالات میں جبکہ چاروں طرف غم و اندوہ کی کالی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں، کوئی کسی کا پُرسان حال نہیں تھا، لوگ بھوک سے مر رہے تھے، اللہ تعالیٰ نے اپنے اولو العزم مصلح موعود کے ذریعہ اپنی پیاری جماعت کے نان و نفقہ کا بھی انتظام فرما دیا۔

(اخبار الفضل مورخہ 6/اکتوبر 1949 صفحہ 4)

امانت فنڈ کی برکت سے ہزاروں احمدیوں کا مالی استحکام

ایسے پُر آشوب دور میں جبکہ مظلوم، بے کس اور بے بس پناہ گزینوں کی حالت ناقابل بیان حد تک دردناک تھی اور وہ بمشکل اپنی جانیں بچا کر ہجرت کر رہے تھے اور کوڑی کوڑی کو محتاج تھے حتیٰ کہ بڑے بڑے مسلمان رؤسا بھی قلاش ہو چکے تھے اور یہی حالت احمدیوں کی بھی تھی، افراد جماعت احمدیہ نے اپنے عظیم روحانی آقا کی مدبرانہ حکمت عملی سے اپنی رقمیں ''امانت فنڈ'' میں جمع کروادی تھیں اور یہ جمع شدہ سرمایہ بعد از ہجرت پورا کا پورا انہیں واپس مل گیا اور ان کی مالی حالت استحکام پکڑ گئی اور جہاں دوسرے لاکھوں پناہ گزین در بدر ٹھوکریں کھاتے پھرتے تھے یا کیمپوں میں سڑ گل رہے تھے وہاں ان کی مختلف تجارتیں اور دیگر کاروبار کامیابی سے چل نکلے۔ اور یہ سب سیدنا حضرت مصلح موعود کی عظیم قیادت کی وجہ سے ممکن ہوا۔

معترض نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے متعلق ''المنبر'' کا ایک فرضی حوالہ پیش کیا تھا کہ نعوذ باللہ آپ سادھو کے بھیس میں قادیان سے گئے۔ یہاں میں ''المنبر'' کا ہی ایک حوالہ پیش کرتا ہوں جس میں وہ ''امانت فنڈ'' کے شاندار اور شیریں ثمرات کا اقرار کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:

''تقسیم ملک کے وقت مشرقی پنجاب کی یہ واحد جماعت ہے جس کے سرکاری خزانہ میں معتقدین کے لاکھوں روپے جمع تھے اور جب یہاں مہاجرین کی اکثریت بے سہارا ہو کر آئی تو قادیانیوں کا سرمایہ جوں کا توں محفوظ پہنچ چکا تھا۔ اس سے ہزاروں قادیانی بغیر کسی کاوش کے از سر نو بحال ہو گئے۔'' (ہفت روزہ المنبر لائلپور 2/مارچ 1956 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 39)

الفضل ما شھدت بہ الاعداء۔ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ اب معترضین بتائیں کہ اگر ایک مستحکم مالی نظام نہ ہوتا اور اس نظام کی باگ ڈور ایک اولو العزم مصلح ربانی کے ہاتھ میں نہ ہوتی تو احمدی کس طرح ہجرت کے فوراً بعد مالی استحکام پکڑ سکتے تھے۔

قادیان کی احمدی مستورات اور بچوں کا انخلا

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک عظیم کارنامہ قادیان کی احمدی آبادی خصوصاً مستورات اور بچوں کو بحفاظت ہجرت کروانا ہے۔

یہ معاملہ نہایت سنگین اور کٹھن تھا مگر حضرت مصلح موعودؓ نے اس مقصد کے پیش نظر جی توڑ جدو جہد شروع فرما دی۔ پہلے تو انفرادی طور پر احمدیوں کو تلقین کی کہ عورتوں اور بچوں کو قادیان سے نکالا جائے۔ بعد ازاں 12/ستمبر 1947 کے خطبہ جمعہ میں جماعت کے سامنے تحریک کی کہ ہمیں قادیان کی عورتوں اور بچوں کو نکالنے کے لئے کم از کم 200 ٹرکوں کی ضرورت ہے جو دوست بھی ٹرک لے جاسکتے ہوں وہ اطلاع دیں تاکہ ان کو ایک انتظام کے تحت قادیان بھجوایا جاسکے جہاں سے وہ عورتوں اور بچوں کو لاسکیں۔ (الفضل 30 ستمبر 1947 صفحہ 8)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس تحریک میں زبردست برکت ڈالی اور لاہور سے قادیان جانے والے ٹرکوں کا ایک تانتا بندھ گیا جن کے ذریعہ نہ صرف قادیان کی احمدی عورتیں اور بچے بلکہ سب احمدی سوائے 313 درویشان کے، بحفاظت صحیح سلامت ہجرت کر کے پاکستان پہنچ گئے اور کوئی جانی مالی نقصان نہیں ہوا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کا عظیم الشان کارنامہ

بلاشبہ احمدی احباب و مستورات کو قادیان سے بحفاظت پاکستان ہجرت کروانا سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ایسا شاندار کارنامہ ہے جو ہمیشہ آب زر سے لکھا جائے گا۔ اس عظیم الشان اور بے نظیر کارنامے کا ایک حیرت انگیز پہلو خواجہ غلام نبی صاحبؓ سابق ایڈیٹر ''الفضل'' کے لفظوں میں پیش کیا جاتا ہے۔ خواجہ صاحبؓ تحریر کرتے ہیں:

''حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بے حد وحساب مشکلات اور رکاوٹوں کے دوران میں قادیان کے ہزاروں بچوں، عورتوں اور مردوں کو قادیان سے نکالنے کا جو انتظام فرمایا وہ اتنا شاندار اور اس قدر کامیاب تھا کہ اس کی مثال سارے مشرقی پنجاب میں اور کہیں نہیں مل سکتی ......کئی دنوں تک گھری ہوئی قادیان کی احمدیہ جماعت کی ہزاروں عورتوں، بچوں اور مردوں کو ایک بھی جان کے ضائع یا گم ہونے کے بغیر درندہ صفت دشمنوں کے پنجۂ ستم سے نکال کر صحیح وسلامت منزل مقصود تک لے جانا کوئی معمولی کارنامہ نہیں ہے۔ میں تو قادیان میں بیٹھا ہوا جوں جوں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس انتظام کو اور اس کی کامیابی کو دیکھتا، اس کی مثال ڈھونڈنے سے قاصر ہو جاتا۔ میرے دماغ میں موت اور تباہی کے نہایت وسیع طوفان سے انسانوں کو بچا کر محفوظ مقام پر پہنچانے کی بڑی سے بڑی مثال ڈنکرک کے واقعہ کی آئی جبکہ گزشتہ جنگ عظیم کے دوران میں انگریزی اور ہندوستانی بہت بڑی سپاہ اس مقام پر جرمنی کی قہرمانی فوجوں کے گھیرے میں گھر گئی تھی اور انگریزوں نے اپنی تمام مساعی اس کو نکال کرلے جانے میں صرف کر دی تھیں۔ آخر بہت بڑا جانی و مالی نقصان برداشت کر کے جس قدر جانوں کو بھی انگریز بچا کر لے جانے میں کامیاب ہوئے اسے بہت بڑا کارنامہ سمجھا گیا اور فی الواقعہ یہ بڑا شاندار کارنامہ ہی تھا۔ لیکن میری نگاہ میں قادیان سے بچوں عورتوں اور آخر میں مردوں کو موت کے منہ سے نکال کرلے جانے کا واقعہ اس سے بھی بڑھ کر شاندار اور اہم ہے، کسی خوش فہمی کی بنا پر۔ سنئے۔ ڈنکرک میں وقتی طور پر بیشک دشمن کو غلبہ حاصل ہو گیا تھا اور اس کی طاقت زیادہ تھی مگر باوجود اس کے مقابلہ میں انگریز بھی بالکل بے دست و پا نہ تھے۔ ان کے پاس بھی جنگ کا ہر قسم کا سامان موجود تھا۔ جسے حتی الامکان انہوں نے استعمال کیا اور اس سے انہیں بچ کر نکلنے میں بڑی مدد ملی۔ لیکن یہاں یہ حالت تھے کہ اُدھر تو ہندو اور سکھ ملٹری کے پاس بندوقیں، مشین گنیں، برین گنیں اور بم تک تھے لیکن ادھر احمدیوں کے پاس لاٹھیاں بھی نہ تھیں۔

پھر وہاں تو نرغے سے نکالنے کے بیسیوں ذرائع ان کے پاس تھے۔ ہر قسم کے جہاز، کشتیاں وغیرہ لیکن یہاں اس لحاظ سے بھی کچھ نہ تھا۔

ڈنکرک سے انگریزی اور ہندوستانی فوجوں کو نکالنے کا بیڑا ایک عظیم الشان حکومت نے اُٹھایا تھا ......لیکن قادیان کی جماعت احمدیہ کے بچوں، عورتوں اور مردوں کو سیلاب بلا سے بچانے کا کام اُنگلیوں پر گنے جاسکنے والے چند افراد کے کمزور اور نحیف ہاتھوں میں تھا۔

وہاں نرغے سے نکلنے والے جانباز جنگ جو اور بہادر

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

عبادت میں ذوق وشوق خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ملتا ہے

اس کے لئے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور مستقل مزاجی سے کوشش اور دعائیں ضروری ہیں

شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے استغفار بہت ضروری ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25؍ستمبر 2015ء بمطابق 25 تبوک 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ عبادت میں شوق کس طرح پیدا ہو؟ ہم کوشش کرتے ہیں تب بھی یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ تو یاد رکھنا چاہئے کہ بندہ کا کام یہ ہے کہ مستقل مزاجی سے کوشش کرتا رہے۔ اس ایمان پر قائم ہو کہ جو کچھ ملنا ہے خدا تعالیٰ سے ہی ملنا ہے، تب ہی وہ کیفیت پیدا ہو سکتی ہے جو خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہے اور پھر عبادت کے شوق کو بڑھاتی ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی کسی نے پوچھا کہ عبادت میں شوق کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ:

’’اعمال صالحہ اور عبادت میں ذوق وشوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا۔‘‘ خود انسان کہے کہ میرے اندر پیدا ہو جائے۔ مَیں خود اپنی کوشش سے پیدا کر لوں، یہ نہیں ہو سکتا۔ ’’یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے۔‘‘ تھک کے بیٹھ نہ جائے بلکہ مستقل دعائیں کرتا رہے ’’اور ان دعاؤں میں تھک نہ جاوے‘‘۔ آپ نے فرمایا ’’ان دعاؤں میں تھک نہ جاوے۔ جب انسان اس طرح پر مستقل مزاج ہو کر لگا رہتا ہے تو آخر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے جس کے لئے اس کے دل میں تڑپ اور بیقراری ہوتی ہے۔ یعنی عبادت کے لئے ایک ذوق وشوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے‘‘۔ عبادت کی ایک مٹھاس جسے کہتے ہیں وہ اسے حاصل ہونی شروع ہو جاتی ہے، ایک مزہ آنے لگ جاتا ہے۔ فرمایا کہ ’’لیکن اگر کوئی شخص مجاہدہ اور سعی نہ کرے اور وہ یہ سمجھے کہ پھونک مار کر کوئی کر دے‘‘۔ اللہ تعالیٰ کے قریب کر دے گا یا عبادت کا شوق پیدا ہو جائے گا یا کسی کے قریب چلا جائے تو وہ انسان اسے پھونک مار کر عابد بنا دے گا، یہ نہیں ہو سکتا۔ فرمایا کہ ’’یہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ اور سنّت نہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’اس طریق پر جو شخص اللہ تعالیٰ کو آزماتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے ہنسی کرتا ہے اور مارا جاتا ہے‘‘۔ آخر نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ مارا جاتا ہے، خدا سے دُور ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ ’’خوب یاد رکھو کہ دل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کا فضل نہ ہو تو دوسرے دن جا کر عیسائی ہو جاوے‘‘۔ اسلام سے ہٹ جائے ’’یا کسی اور بے دینی میں مبتلا ہو جاوے‘‘۔ دین سے دُور چلا جائے۔ ’’اس لئے ہر وقت اس کے فضل کے لئے دعا کرتے رہو اور اس کی استعانت چاہو‘‘۔ اس سے مدد مانگو ’’تاکہ صراط مستقیم پر تمہیں قائم رکھے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شیطان ہو جاتا ہے۔‘‘ جہاں اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہوئے، اللہ تعالیٰ کو چھوڑا، اللہ تعالیٰ کو بھولے، وہیں سے شیطان نے حملہ کیا اور شیطان ہو گئے۔ فرمایا کہ ’’اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے تاکہ وہ زہر اور جوش پیدا نہ ہو جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ استغفار اس کا علاج ہے کہ استغفار کرو تاکہ اس زہر سے بچو جو شیطان کے قریب کرتا ہے اور انسان کو ہلاک کر دیتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 154-155۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس مستقل مزاجی شرط ہے اور یہ ایمان کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ جب سب راستے بند کر کے انسان اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے تبھی وہ کیفیت پیدا ہوتی ہے جو عبادت کا شوق بھی دلاتی ہے۔ مستقل اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا پڑتا ہے۔ مستقل اس سے مدد مانگنی پڑتی ہے۔ شیطان کیونکہ ہر وقت حملے کے لئے تیار ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ ذوق وشوق پیدا کرنے کے لئے استغفار کرنا بھی ضروری ہے۔ شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے استغفار کرنا بہت ضروری ہے۔ انسان استغفار کر کے جب شیطان کو اپنے سے دُور بھگائے گا تو پھر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے تڑپ کر دعا بھی کرے گا۔ استغفار بھی تڑپ کر ہو رہی ہوگی اور مزید ترقی کرنے کے لئے اس کے قرب کے راستے تلاش کرنے کی دعا بھی ہو رہی ہوگی۔ جب ایسی حالت انسان کی ہو جائے، یہ کیفیت طاری ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ اپنا فضل فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح عبد بننے اور نیکیاں بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور مستقل مزاجی سے اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۞...۞...۞

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی اہمیت کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحبؑ کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحبؑ کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں۔ اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔ براہین احمدیہ خاص فیضان الٰہی کے ماتحت لکھی گئی ہے۔ اس کے متعلق مَیں نے دیکھا ہے کہ جب کبھی مَیں اس کو لے کر پڑھنے کے لئے بیٹھا ہوں۔ دس صفحے بھی نہیں پڑھ سکا۔ کیونکہ اس قدر نئی نئی باتیں اور معرفت کے نکتے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں کہ دماغ انہیں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ تو حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور ان کے ذریعہ نئے نئے علوم کھلتے ہیں۔ دوسری اگر کوئی کتاب پڑھو تو اتنا ہی مضمون سمجھ میں آئے گا جتنا الفاظ میں بیان کیا گیا ہوگا مگر حضرت صاحب کی کتابیں پڑھنے سے بہت زیادہ مضمون کُھلتا ہے۔ بشرطیکہ خاص شرائط کے ماتحت پڑھی جائیں۔

(ملائکۃ اللہ۔ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 560)

میں تاکیداً کہنا چاہتا ہوں کہ آپ باقاعدگی سے میرے خطبات جمعہ سنا کریں اور افراد جماعت کو بھی خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھے اس طرف توجہ دلائیں۔ آپ کو میری نصائح اور ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو کہ آپ کی روحانی ترقی کے لئے ہیں۔ میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ بابرکت نظام خلافت سے وابستہ رہیں اور اس کے ساتھ وفادار بھی رہیں۔ آج اسلام کے احیائے نَو کا کام صرف نظام خلافت کے ساتھ چمٹے رہنے سے پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے آپ کو ہمیشہ اس عالی نظام سے وابستہ رہنے کی سعی کرنی چاہے اور اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ مستقبل میں آپ کی نسلیں بھی ہمیشہ خلافت احمدیہ کی بابرکت رہنمائی کے سایہ تلے رہیں

جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈ کے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز کو پہلا اور تاریخ ساز جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ مؤرخہ 3۔4 اپریل 2015ء کو جزیرہ ماجورو کے معروف International Convention Centre میں منعقد ہوا۔

اس جلسہ کے مبارک موقع پر 12 مختلف قوموں کے نمائندوں نے شرکت کی توفیق پائی جن میں مارشلی، کوسرائین، کیریباتی، ٹوالوون، غانین، امریکی، کینیڈین، پاکستانی ،انڈین ،، انڈونیشین ،فلپینو ، اور جاپانی قوموں کے لوگ شامل تھے۔

پہلے دن کا آغاز (بروز جمعہ)

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کی کارروائی کا آغاز مکرم فلاح الدین شمس صاحب کی صدارت میں دوپہر ساڑھے تین بجے ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت خلیل ابراہیم آرکوہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں انگریزی و مارشلی ترجمہ ایلی سن علی صاحب نے کیا۔ تلاوت کے بعد مکرم فلاح الدین شمس صاحب نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام برائے حاضرینِ جلسہ پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد اس پیغام کا مارشلی ترجمہ Isaac Marty نے پڑھا۔

خصوصی پیغام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام انگریزی زبان میں تھا۔ ذیل میں اس کا اردو مفہوم ہدیۂ قارئین ہے۔ حضور انور نے اپنے پیغام میں فرمایا:

پیارے احباب جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ اپنے پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد 3، 4 اور 5؍اپریل 2015ء کو بمقام ماجورو (Majuro) کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور تمام شاملین صالحین کے اس اجتماع سے بے حد روحانی فیوض حاصل کرنے والے ہوں۔

آپ بہت خوش نصیب ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امام وقت کو مانا ہے اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری کی ہے کہ آپؐ کے بعد مسیح موعود اور مہدی کا ظہور ہوگا اور تم اس پر ایمان لاؤ۔

اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہونے کا موقع دیا ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق اور کامل اطاعت کا اظہار فرمایا۔ یہ بات نہایت اہمیت کی حامل ہے کہ آپ اپنے ایمان کو تقویت دینے کی سعی کریں اور اسلام کی تعلیمات اور اسلامی روایات کی حتی الوسع پیروی کرنے کی کوشش کریں۔

ایک احمدی مسلمان ہونے کے ناطے آپ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ آپ بہترین اخلاق، انتہائی ایمانداری اور دیانتداری کا نمونہ پیش کریں۔ اور ان سب امور سے بڑھ کر آپ کو خداترسی اور تقویٰ یعنی راستبازی کی بہترین مثال قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تاکیداً فرمایا ہے کہ:

’’وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مُریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 46 تا 47، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اسلام آپ کو اُس ملک سے جس میں آپ مقیم ہیں کامل وفاداری کی تعلیم دیتا ہے اور آپ کو ملک کی ترقی اور اس کے باشندوں کی فلاح و بہبود میں حصہ ڈالنے کی بھی تعلیم دیتا ہے۔

اس لحاظ سے آپ کو اپنے تبلیغی فرائض کو بھولنا نہیں چاہئے۔ آپ کو کوشش کرنی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیغام کو لوگوں تک خوش اخلاقی، نرمی اور حکمت کے ساتھ پہنچائیں۔ یہ ضروری بات ہے کہ تمام دنیا حقیقی اسلام کی خوبصورت تعلیمات سے آگاہی حاصل کرے کیونکہ اس کے ذریعہ انسان کے لئے ممکن ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایک حقیقی تعلق پیدا کر سکے۔

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجتا رہے۔ کیونکہ وہ اس کے بغیر آپؐ سے حقیقی عشق کی شرط پوری نہیں کر سکتا۔ نیز درود کے بغیر کی گئی دعا کو قبولیت کا شرف حاصل نہیں ہوتا۔ درود کا اصل مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت کا اظہار ہے۔

میں تاکیداً کہنا چاہتا ہوں کہ آپ باقاعدگی سے میرے خطبات جمعہ سنا کریں اور افراد جماعت کو بھی خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھے اس طرف توجہ دلائیں۔ آپ کو میری نصائح اور ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو کہ آپ کی روحانی ترقی کے لئے ہیں۔ میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ بابرکت نظام خلافت سے وابستہ رہیں اور اس کے ساتھ وفادار بھی رہیں۔ آج اسلام کے احیائے نَو کا کام صرف نظام خلافت کے ساتھ چمٹے رہنے سے پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے آپ کو ہمیشہ اس عالی نظام سے وابستہ رہنے کی سعی کرنی چاہے۔ اور اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ مستقبل میں آپ کی نسلیں بھی ہمیشہ خلافت احمدیہ کی بابرکت رہنمائی کے سایہ تلے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آپ سب کے اندر نیکی اور راست بازی کی ایک نئی روح پھونکی جائے تا کہ آپ اسلام اور انسانیت کی خدمت نئے روحانی جوش اور توانائی کے ساتھ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنی برکتیں نازل فرمائے۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

....

بعد ازاں جلسہ سالانہ کی پہلی تقریر مکرم اعظم اکرم صاحب، مبلغ ڈیٹن ،اوہایو جماعت نے کی۔ دوسری تقریر ’’کوسرائے‘‘ سے آنے والے مہمان سومر ٹیلی صاحب نے کی۔ آخری تقریر مکرم یحییٰ لقمان صاحب، مبلغ ’’کوسرائے‘‘ نے کی۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن (بروز ہفتہ)

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی کارروائی مکرم ظہیر احمد باجواہ صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ابراہیم آرکوہ صاحب نے کی۔ مکرم مطیع اللہ جوئیہ، مبلغ مارشل آئی لینڈز نے جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعارف اور جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز کی مختصر تاریخ بیان کی۔ اس کے بعد مکرم فلاح الدین شمس صاحب نے اسلام میں حب الوطنی کی تعلیم کے عنوان پر تقریر کی۔

جزیرہ آرنو سے تعلق رکھنے والے سینیٹر Jibe Kabua صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسی طرح جزیرہ رانگ لیپ کے میئر JamesMatayoshi نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ امریکی سفیر Hon. Tom Armbruster ملک سے باہر ہونے کے سبب شریک نہیں ہو پائے، Norman Barth نے ان کی نمائندگی کی۔

تمام معززین کو مکرم فلاح الدین شمس صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ اور ہیومینٹی فرسٹ کا Souvenir بطور تحفہ پیش کیا۔

آخر پر مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی شاملینِ جلسہ کے لئے کی گئی دعائیں پڑھ کر سنائیں۔ اسی طرح تمام رضا کاران کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے بڑی لگن اور محنت سے کام کیا اور پھر مکرم جلال لطیف صاحب صدر جماعت زائن (امریکہ) سے درخواست کی کہ وہ اختتامی دعا کروائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز کے پہلے جلسہ سالانہ کی کُل حاضری 240 رہی جن میں تقریباً 150 احمدی احباب اور 90 غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔

جلسہ کی تصاویر اور خبر کو ملکی اخبار The Marshall Islands Journal نے اپریل 10 اور 17 کے شمارہ میں شائع کیا۔ امریکی ایمبیسی نے اپنے Facebook Page پر جلسہ سالانہ کی تصویر لگا کر جماعت کو مبارکباد دی اور جماعت کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے جماعت کی بے لوث خدمتِ خلق کرنے کا شکریہ ادا کیا۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 8؍مئی 2015)

☆......☆......☆

کلام الامام

’’قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی آب پاشی اعمال صالحہ سے ہوتی ہے بغیر اس کے وہ خشک ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 401)

طالبِ دُعا: طالب دُعا :الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 49ویں جلسہ سالانہ 2015ء کی مختصر رپورٹ

مکرم محمد حمید کوثر صاحب کی اردو زبان میں ’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں امام مہدی علیہ السلام کا مقام‘ کے موضوع پر، مکرم جوناتھن بٹرورتھ صاحب کی انگریزی زبان میں ’حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مغرب میں تبلیغ اسلام‘ کے موضوع پر، مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کی اردو زبان میں ’امن عالم سے متعلق قرآنی تعلیمات‘ کے موضوع پر اور مکرم رفیق احمد حیات صاحب کی انگریزی زبان میں ’ایک احمدی کا کردار: اسلام کا سفیر‘ کے موضوع پر ٹھوس علمی، معلوماتی اور ایمان افروز تقاریر

عالمی بیعت کی مبارک تقریب۔ اس سال 113 ممالک کی 391 قوموں سے تعلق رکھنے والے 567,330 افراد بیعت کر کے احمدیہ مسلم جماعت میں شامل ہوئے

رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ + فرخ راحیل

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن
اتوار 23؍اگست 2015ء

(حصہ اوّل)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ بعدازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ نمازِ فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس 10 بجے صبح شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ہبۃ النور صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ مکرم حافظ طیب احمد صاحب مربی سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر سورۃ الجمعہ کی آیات 1 تا 5 تلاوت کی گئی تھیں۔ مکرم محمد اسحاق صاحب آف جرمنی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام ؎

وہ آیا منتظر جس کے تھے دن رات
معمّہ کھل گیا روشن ہوئی بات

میں سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر اردو زبان میں **مکرم محمد حمید کوثر صاحب۔ ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہندوستان** کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان **’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں امام مہدی علیہ السلام کا مقام‘** تھا۔

آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں سورۃ الصّف کی آیت نمبر 7 کی تلاوت کی۔ بعدازاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درج ذیل اشعار پڑھے:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی مَیں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

آپ نے کہا کہ مخبر صادق حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خوشخبری دی تھی کہ اے مسلمانو! تم میں سے جو زندہ ہوگا وہ عیسیٰ ابن مریم کو اس حال میں پائے گا کہ وہ امام مہدی ہوں گے۔ ایک دوسری حدیث میں حضورؐ نے فرمایا کہ بجز عیسیٰ ابن مریم کے اور کوئی دوسرا مہدی نہیں ہے۔

آپ نے کہا: پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ امام مہدیؑ کا ظہور تیرھویں صدی ہجری کے آخر اور چودھویں صدی ہجری کے شروع میں ہونا تھا۔

آپ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے ذریعہ اس کی امت سے یہ عہد لیا تھا کہ آئندہ کبھی ایسا رسول آئے اور وہ وہی باتیں کہے جو مَیں کہتا ہوں تو ضرور ضرور اُس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ یہ عہد اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مسلمانوں سے بھی لیا کہ اے مسلمانو! جب تمہارے پاس ایسا

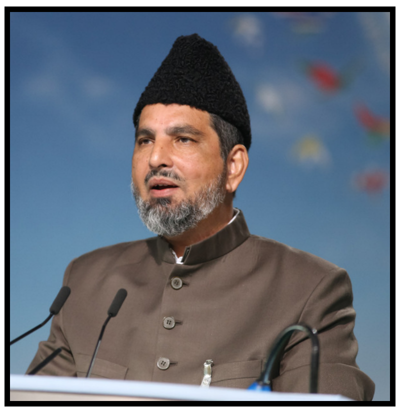

مکرم محمد حمید کوثر صاحب

رسول آئے جو میرا مصدق ہو تو اس کا انکار نہیں کرنا بلکہ ضرور اس کی مدد کرنا۔

آپ نے کہا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا مقام و مرتبہ اُمّتی نبی و رسول کا ہے۔ اور اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تاکید فرمائی کہ اُس پر ایمان لانا اور اس کی بیعت کرنا۔

مقرر موصوف نے متعدد آیات قرآنیہ اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور مختلف واقعات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں امام مہدی کے مقام پر روشنی ڈالی۔ تقریر کے آخری حصہ میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درج ذیل اقتباس پڑھا: ’اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو بھی توفیق دے کہ وہ امام کو مان کر دکھوں اور پریشانیوں سے باہر نکلیں۔ ایک دوسرے پر جو ظلم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان ظلموں سے ان کے ہاتھ روکے اور اسلام اپنی حقیقی شان کے ساتھ ہر مسلمان ملک سے دنیا پر ظاہر ہو‘۔

آپ نے تقریر کا اختتام درج ذیل شعر سے کیا:

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل ونہار

(اس تقریر کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ میں شامل اشاعت کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

...

اس اجلاس کی دوسری تقریر انگریزی زبان میں تھی جو **مکرم جوناتھن بٹرورتھ صاحب نے ’حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مغرب میں تبلیغِ اسلام‘** کے عنوان پر کی۔

آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں سورۃ النصر کی تلاوت کی پھر اس کا ترجمہ پیش کیا۔

بعدازاں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب تحفہ قیصریہ کا کچھ حصہ پڑھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملکہ وکٹوریہ کو اسلام کی دعوت دی تھی اور فرمایا تھا کہ اگر وہ اسلام کے بارہ میں کسی شک میں مبتلا ہے تو آپ اسے خدائی نشان دکھانے کے لئے تیار ہیں۔

مقرّر موصوف نے کہا کہ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پوری دنیا کے لئے آئے تھے مگر مغرب سے آپ کا ایک خاص تعلق تھا اور وہ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی کہ آئندہ زمانے میں سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور اس پیشگوئی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ازالۂ اوہام میں تفصیلاً ذکر فرمایا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جب کہ مغربی اقوام میں اسلام کثرت سے پھیلے گا اور اس طرح اسلام کا سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

آپ نے کہا کہ پندرہ سو سال سے بھی زیادہ عرصہ گزر گیا ہے کہ مغربی ممالک میں لوگ عیسائیت کے پیروکار ہیں لیکن اب پچھلی چند دہائیوں سے پہلی دفعہ مغربی ممالک میں عیسائی کم ہوتے جا رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ کون سی روحانی خرابیاں یا کمزوریاں ہیں جن کی وجہ سے لوگوں کے مذہب سے متعلق خیالات تبدیل ہو رہے ہیں۔ خواہ وہ London، Berlin یا New York میں رہتے ہوں یا چھوٹے دیہاتوں میں یا مختلف علاقوں میں آباد ہوں۔ ان کی کونسی روحانی ضروریات ہیں جو پوری نہیں ہو رہیں؟ پھر دیکھنا ہے کہ اسلام اُن کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کیا پیش کرسکتا ہے۔

آپ نے کہا کہ اسلام ہماری توجہ ایک سفر کی طرف مبذول کرتا ہے جو اندھیرے سے نور کی طرف کا سفر ہے۔ جو انسان کو ایک سفلی مقام سے علوی مقام کی طرف لے کر جاتا ہے۔

آپ نے کہا کہ انسان تین روحانی مراحل سے گزرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی

مکرم جوناتھن بٹرورتھ صاحب

فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایمان کو دنیا میں واپس لائیں گے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اس بات کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ اسلام ہمیں نچلے مقام سے بلندی کے مقام تک تین مختلف مراحل سے گزارتے ہوئے لے کر جاتا ہے۔ یعنی طبعی حالت سے اخلاقی حالت تک اور پھر اخلاقی حالت سے روحانی حالت تک۔

اس کے بعد **مقرر موصوف نے** حضرت عمرؓ کے قبولیتِ اسلام کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا۔

آپ نے کہا کہ اسلام کی اخلاقی تعلیم کی بنیاد، عدل وانصاف، لطف ونرمی صِلہ رحمی اور دوسروں سے اسی طرح سلوک کرنے کی تعلیم دیتا ہے جس طرح اپنے خونی رشتہ داروں سے کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ (سورۃ نحل: 91)۔

آپ نے کہا کہ ہم سب کسی بالا ہستی کے طالب ہیں۔ہم کسی ایسی زندگی کے طلبگار ہیں جس کا کوئی اعلیٰ مقصد ہو۔ انسان کے اندر ایک احساس ہے کہ pounds اور pence، کام، بچوں کی دیکھ بھال اور روزانہ کے کام کاج کے علاوہ بھی زندگی کا کوئی مقصد ہونا چاہئے ۔ وہ زندگی کا مقصد اصل میں خدا کو پانا ہے۔

آپ نے کہا کہ اسلام ایک کامل مذہب ہے اور فطرت کے مطابق ہے۔ اس میں ہماری فطری خواہشات اور ضروریات کے متعلق بہترین تعلیم موجود ہے۔اسلام کو اختیار کریں کیونکہ وہ آپ کے مطابق ہے اور ان اشیاء کو چھوڑ دیں جو آپ کے مطابق نہیں ہیں۔ مادی چیزوں سے نظر ہٹا کر خدا کے اس نور کی طرف دیکھیں جو ہر طرف چمک رہا ہے۔

آپ نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں اسلام کا سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ چودہ سو سال بعد وہ شخص آیا جس کی آمد کی پیشگوئی کی گئی تھی یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ۔آپ نے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلّل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگر چہ میں نہیں مگر میری تحریریں اُن لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کے شکار ہو جائیں گے۔

....

اس تقریر کے بعد مکرم بلال محمود صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام

آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

میں سے چند اشعار ترنّم کے ساتھ پڑھے۔

....

نظم کے بعد اس اجلاس کی تیسری تقریر اردو زبان میں **مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج و امام مسجد فضل لندن** نے **’امن عالم سے متعلق قرآنی تعلیمات‘** کے موضوع پر کی۔

آپ نے اپنی تقریر کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بابرکت الفاظ سے کیا جس میں حضور انور نے دور حاضر کے حالات کا نقشہ کھینچا ہے اور فرمایا ہے کہ اِن حالات سے نکلنے کی ایک ہی راہ ہے کہ مسلمان اپنے عمل سے اسلام کو بدنام کرنا چھوڑ دیں۔ وہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو اپنائیں اور باہم متحد ہو جائیں۔غیر اقوام کی بھی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ اسلام کے جھنڈے تلے آجائیں کیونکہ دنیا کا امن اسلام ہی سے وابستہ ہے۔

آپ نے کہا کہ ساری دنیا کو حقیقی امن کی دولت مل سکتی ہے اور وہ قرآن مجید میں بیان کردہ تعلیمات کو اپنانے سے ہی مل سکتی ہے۔قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا وہ مقدس کلام ہے جو رحمٰن و رحیم خدا نے نازل فرمایا۔ قرآن مجید ایک جامع، مکمل اور ابدی شریعت کے طور پر نازل ہوا۔

مقرر موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

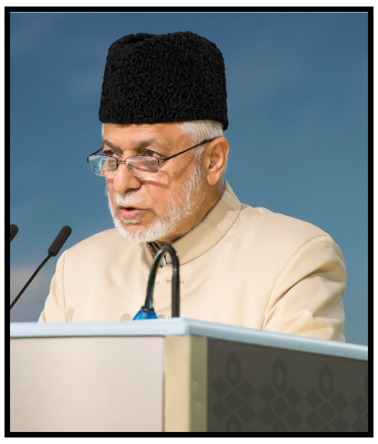

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب

والسلام کے ایک اقتباس اور چند اشعار کے ساتھ قرآن کریم کی کامل تعلیم پر روشنی ڈالی۔

آپ نے کہا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی قرآنی تعلیمات کی وضاحت اور ان پر کاربند ہونے کا بہترین نمونہ تھی۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ جنگ اور مزاحمت پَر امن اور سلامتی کو ترجیح دی۔**وَالصُّلۡحُ خَیۡرٌ** (النساء:129) آپ کا مسلک تھا۔

اس کے بعد مقرر موصوف نے جنگ کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو انتہائی ہمدردانہ اور پُر امن ضابطۂ اخلاق تھا اس کو مثالوں سے واضح کیا۔

اس کے بعد مقرر موصوف نے نہایت اختصار کے ساتھ معاہدوں کو پورا کرنے کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض واقعات بیان کئے۔ بعد ازاں قرآن کریم کی متعدد آیات سے ثابت کیا کہ امن عالم کے حصول کی کامل تعلیم قرآن کریم میں موجود ہے۔

مقرر موصوف نے امن عالم کے حصول کے لئے کئی زاویوں پر روشنی ڈالنے والی متعدد قرآنی آیات پیش کیں۔ نیز قرآنی تعلیم پر ہونے والے بعض اعتراضات کا بھی ردّ کیا۔

اس کے بعد آپ نے کہا کہ یہ ایک بہت مختصر اجمالی خاکہ ہے ان خوبصورت تعلیمات کا جو امنِ عالم کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائی ہیں۔ مسلمان بھی ان کے مخاطَب ہیں اور ساری دنیا کے لوگ بھی۔ امن عالم کی سچی خواہش اور تمنا رکھنے والا ہر شخص ان تعلیمات کا مخاطَب ہے۔ دورِ حاضر کی نزاکت تقاضا کرتی ہے کہ ان قرآنی تعلیمات کو دلوں میں بٹھا کر عمل کے سانچے میں ڈھالا جائے تا کہ ساری دنیا امن اور سلامتی کی آغوش میں آجائے۔

آخر پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امن عالم سے متعلق دو اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

(اس تقریر کا مکمل متن اسی شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔)

....

اس اجلاس کی چوتھی تقریر **مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یو کے** کی انگریزی زبان میں تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: **’ایک احمدی کا کردار: اسلام کا سفیر‘**۔

تقریر کا آغاز کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ لفظ اسلام کے معنے امن اور اطاعت کے ہیں۔ یعنی حیّ و قیّوم، ربّ العالمین خدا کی بندگی کے ذریعہ ہر دو جہان میں امن حاصل کرنا۔اسلام وہ آخری مذہب ہے جو اُن تمام تر سچی اَقدار اور حقیقی تعلیمات کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ تک پہنچنے میں مدد دیتی ہیں۔ قرآن کریم کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمدردی، تحمل اور توحید کی تعلیم لائے۔

آپ نے کہا کہ آخری زمانہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک تاریک دور کی پیشگوئی فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی دنیا کو اور مسلمانوں کو احیائے اسلام کی بشارت بھی دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امّت کو ایک مسیح کے ظہور کی بشارت بھی دی۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ احیائے اسلام کا یہ سلسلہ احمدیت کے قیام کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ احمدیت کے ذریعہ، اسلام کی پُر امن تعلیم دنیا بھر کے 200 سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے۔اس سلسلہ کے لاکھوں پیروکار اعلیٰ اخلاقی اقدار کی ترجمانی کرتے ہیں اور اس حوالہ سے انہوں نے کامیاب اور دیانت داری کی زندگی کی ایسی عمدہ مثالیں قائم کی ہیں جو زندگی کے ہر پہلُو پر محیط ہیں۔ روزمرّہ کے معمُول اور بنیادی کاموں سے لے کر، صدقہ و خیرات، دوسروں سے حسن سلوک، رزقِ حلال کا کمانا، بڑوں کا ادب، چھوٹوں سے ہمدردی، والدین سے حسن سلوک، بہن بھائی، خاوند اور بیوی کے حقوق کی ادائیگی۔ غرضیکہ ہر میدان میں جماعت احمدیہ نے اعلیٰ نمونے قائم کئے ہیں۔

آپ نے کہا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام نے یہ اعلان فرمایا کہ آپ کا مشن قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کے مطابق اسلام کی اصل تعلیمات کا احیاء کرنا ہے۔ یہ ارشادات ہم سب پر ایک بھاری ذمہ داری عائد کرتے ہیں۔ حقیقی اسلام کے پیش کنندگان یا سفیروں کے طور پر ہمیں تنقیدی جائزہ لینا ہوگا کہ کیا ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے قابل ہیں؟

مکرم رفیق احمد حیات صاحب

کیا ہم اپنی روزمرّہ کی زندگیوں میں نیک نمونے قائم کرتے ہوئے اِس امر پر غور کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے کیا توقّع رکھتے تھے؟

آپ نے کہا کہ اکثر لوگ درست الفاظ تو استعمال کر دیتے ہیں لیکن ان کا عملی نمونہ ان کے الفاظ کی تائید نہیں کر رہا ہوتا۔ مثلاً آپ کسی سے معافی مانگتے ہیں لیکن آپ کا چہرہ اور آنکھیں کوئی اور ہی زبان بول رہی ہوتی ہیں۔ قولِ سدید یہ ہے کہ انسان کے اعمال اس کے الفاظ کی تائید کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیانتداری ایک نہایت اہم اصول ہے۔ اور جب ہم اس اصول سے انحراف کرتے ہیں تو ہم اکثر یہ بات بھُول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وہ سب جانتا ہے جو ہمارے دلوں میں ہے۔ ہم انسانوں کو دھوکا دینے میں تو کامیاب ہو سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی مخفی نہیں۔ انسان کی تمام تر زندگی کی بنیاد سچائی، دیانت داری اور راست بازی کے اصولوں پر ہونی چاہئے۔ ان اصولوں سے معمولی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :
”شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال اور ثابت قدمی ہے۔“
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 423)
طالبِ دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

انحراف بھی ہمیں اللہ تعالیٰ سے دُور لے جائے گا۔

آپ نے کہا کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ سے کسی نے ایک دفعہ آپ کی کامیابی کا راز پوچھا تو آپ نے بلا توقف فرمایا کہ آپ کی کامیابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام پر ایمان لانے، خلافت کی کامل اطاعت کرنے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی بدولت ہے۔

آپ نے کہا کہ یہ ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے کہ وہ بچوں کی بہترین رنگ میں تربیّت کریں۔ اس امر کو کامیاب بنانے کے لئے والدین پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ خود بھی نیک نمونے قائم کریں۔ اگر والدین یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے بچے دیانتدار اور خدا ترس بنیں تو انہیں بھی یہی صفات اپنانی ہوں گی۔ یہ بڑی بھاری ذمہ داری ہے جو تمام والدین پر عائد ہوتی ہے۔ سب سے مقدّم امر یہ ہے کہ ہم اپنی نمازوں پر مسلسل توجّہ دیتے چلے جائیں۔ ہم نے اپنے بچوں کو بھی یہی سکھانا ہے کہ نماز ہی کامیابی کی کلید ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمہ تن سب احبابِ جماعت کے لئے دعاؤں میں مشغول ہیں اور ہمیں ہدایات سے نوازتے رہتے ہیں۔ اگر ہم سب حضور انور کے ساتھ ایک ذاتی تعلق پیدا کرلیں اور حضور انور کے ارشادات پر عمل کرتے رہیں تو اللہ کے فضل سے کبھی ناکام نہیں ہوسکتے۔

آپ نے کہا کہ ہمیں چاہئے کہ دوسروں سے ہمدردی کا سلوک کریں، بیماروں اور کمزوروں کی تیمارداری کریں اور صدقات دیں۔ الغرض ہر ایک سے مسکرا کر ملنا، مشفقانہ انداز سے بات کرنا، سلام میں پہل کرنا، یہ سب امور اسلام کا ایک حقیقی سفیر بننے کے لئے ضروری ہیں۔ ان سب پر عمل کرنے سے ہم نہ صرف اچھے شہری سمجھے جائیں گے بلکہ ہمارا نیک نمونہ تبلیغ کے میدان میں بھی کارآمد ثابت ہوگا۔

آپ نے کہا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو خلافت کے بابرکت نظام سے نوازا۔ سب خلفاء نے اپنے اپنے دَور میں اُس اصلاح اور اخلاقی تربیت کے کام کی تکمیل کا جہاد جاری رکھا جس کا بیڑا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اٹھایا تھا تا کہ اِس کے ذریعہ سے احباب جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو کہ اسلام کی حقیقی تعلیم دنیا کے کونوں تک پہنچ سکے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انتھک محنت کے ساتھ آج دنیا میں اسلام سے متعلق رائج غلط فہمیوں کو دُور کرنے میں کوشاں ہیں۔ اسلام کے حقیقی سفیر کے طور پر آپ نے اسلام کے پیغام کو دنیا کے بلند ترین ایوانوں تک پہنچایا ہے۔

آپ نے کہا کہ ہم پر بحیثیت جماعت اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہے کہ ہمارے پاس نظامِ خلافت ہے۔ عصر حاضر میں خلیفۂ وقت کا نمونہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ آپ نہ صرف علمی طور پر ہماری رہنمائی فرماتے ہیں بلکہ جب بھی ہمیں قیادت کی ضرورت ہو یا کوئی فیصلہ کرنے کی ضرورت ہو تو آپ ہماری راہنمائی فرماتے ہیں۔ پس ہمیں اس بابرکت نظام کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وعمر میں برکت کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان نظام کی برکات سے ہماری جماعت کو ہمیشہ نوازتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کے حقیقی سفیر بننے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم اسلام کا خوبصورت پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا سکیں۔ آمین۔ اس اجلاس کی کارروائی 12 بجکر 35 منٹ پر ختم ہوئی۔

عالمی بیعت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بج کر 8 منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور سٹیج کے سامنے کشادہ جگہ پر تشریف فرما ہوئے۔

عالمگیر بیعت کا بابرکت سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1993ء میں شروع فرمایا تھا۔ اس لحاظ سے اس سال 23 ویں عالمگیر بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس خصوصی تقریب کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا ایک بادامی رنگ کا کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ اس کوٹ کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4 ستمبر 2015ء کے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ یہ کوٹ آپ کی پھوپھی مکرمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ مرحومہ نے دیا تھا۔

بیعت لینے سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ اِمسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 5 لاکھ 67 ہزار 330 ر افراد جماعت میں شامل ہوئے۔ 113 ممالک سے 391 قومیں احمدیت میں داخل ہوئیں اور گزشتہ سال کی نسبت 12 ہزار 95 کا اضافہ ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر مختلف قوموں کی نمائندگی میں درج ذیل احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک کے نیچے اپنے ہاتھ رکھنے کی سعادت پائی اور جسمانی رابطہ پیدا کیا۔ مکرم محمد حمید کوثر صاحب (انڈیا)۔ مکرم شیخ کریم الدین صاحب (پاکستان)۔ مکرم منیر الاسلام صاحب (انڈونیشیا)۔ مکرم بشیر رینو صاحب (امریکہ)۔ مکرم ڈاکٹر مشہود صاحب (نائیجیریا) اور مکرم محمد حماد Hانrter صاحب (جرمنی)

جلسہ گاہ میں موجود باقی احباب نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر روحانی اور جسمانی تعلق بنایا اور یہ تعلق پنڈال سے باہر موجود احباب تک پھیلا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دہرائے جبکہ جلسہ گاہ میں موجود مختلف اقوام کے لوگوں کے لئے ساتھ ساتھ ان کی زبانوں میں الفاظ بیعت دہرانے کا انتظام موجود تھا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اردو بولنے اور سمجھنے والوں کی اکثریت کی وجہ سے اردو میں بھی الفاظ بیعت دہرائے اور احباب نے حضور انور کی اتباع میں بیعت کے الفاظ کو دہرایا۔ عالمی بیعت کے اس روحانی وجد آفرین منظر کے بعد کُل عالَم کے احمدی احباب نے اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ اس طرح احمدی خدا تعالیٰ کے آگے جھک گئے اور اپنے مولیٰ کریم کے ان احسانوں پر اظہار تشکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر کئے ہیں۔ سجدہ شکر کے ساتھ ہی 23 ویں عالمی بیعت کا روح پرور پروگرام اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ان سعید روحوں کو اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین۔

عالمی بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2 ر اکتوبر 2015)

☆......☆......☆

بقیہ منصف کے جواب میں از صفحہ 2

سپاہی تھے جو جنگ کی صعوبتیں جھیلنے کے عادی اور خطرات میں سے گزرنے کے عادی تھے لیکن یہاں زیادہ تر کم سن حتیٰ کہ دودھ پیتے بچے، پردہ میں رہنے والی خواتین، بیمار اور کمزور عورتیں اور مرد تھے جن کا اس قسم کے مصائب اور مشکلات میں سے گزرنا تو الگ رہا کبھی ان کے خیال میں بھی نہ آیا تھا۔

ڈنکرک سے بچ کر جانے والوں کے لئے ان کا اپنا وطن اور اپنا ملک اُلفت اور محبت کی گود پھیلائے اور اپنے ہم وطن اور عزیز اپنے سرآنکھوں پر بٹھانے کے لئے موجود تھے لیکن قادیان سے سب کچھ لٹا کر آنے والوں کے لئے ایک محدود سی جگہ مہیا ہوسکی تھی۔

وہاں سے نکل کر آنے والوں کے لئے ہر قسم کے آرام و آسائش کے سامان بافراط مہیا تھے لیکن یہاں بیٹھنے تک کے لئے جگہ کا میسر آنا بھی مشکل تھا اور کھانے پینے کے انتظامات میں شدید مشکلات تھیں۔

باوجود ان تمام مشکلات کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام فرمایا کہ تمام کے تمام بچے، تمام کی تمام خواتین اور تمام کے تمام مرد بغیر کسی استثناء کے بخیر و عافیت اس سیل بلا سے نکل آئے راستہ کے تمام خطرات کو کامیابی سے عبور کر کے نکل آئے اور کسی ایک جان کے نقصان کے بغیر ہزاروں انسان نکل آئے۔ حالانکہ وہ مسلسل ایک لمبے عرصہ تک گھروں پر رہتے ہوئے خوف و خطر میں گھرے رہے۔ پھر گھروں سے باہر نکالے جانے کے بعد کئی دنوں تک جان اور آبرو کے خطرہ میں مبتلا رہے۔ دشمنوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ خطرات اور مصائب سے بچ کر نکلنے کے تمام راستے مسدود کردے......لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ جماعت پر اتنا عظیم الشان فضل کیا کہ اس نے ان تمام خوفناک مراحل کو بخیریت عبور کرلیا۔"

(الفضل 17 دسمبر 1947 صفحہ 5)

☆......☆......☆ (جاری) تنویر احمد ناصر

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے۔ جبکہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ والاداب باب صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوھا)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدرآباد

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ایّوب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ (ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

ولادت

۞ خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم ظفر احمد صاحب آف حیدرآباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25 ر اگست 2015 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام "انصر احمد" رکھا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے، جو مکرم منظور احمد صاحب آف حیدرآباد کا پوتا اور مکرم سمیع اللہ صاحب آف حیدرآباد کا نواسہ ہے۔ قارئین کرام سے بچے کے نیک، صالح اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (راشد حسین، قادیان)

نمایاں کامیابی

۞ خاکسار کی بیٹی عزیزہ آصفہ قمر نے امسال M.Tech کے Final امتحان میں Basveshwer Engg.Institute (VTU) گلبرگہ سے 91.3% نمبرات حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزہ کے بہتر مستقبل کیلئے تمام قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اللہ اُستاد احمدی، سیکرٹری اصلاح وارشاد گلبرگہ)

کلام الامام

"تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لئے رُوحانی موت ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام پر حملہ کرنے والوں کے منہ بند کرنے کیلئے اور اسلام کی خوبصورتی ظاہر کرنے کیلئے بھیجا ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی کام شروع کیا جاتا ہے تو اس کی ابتدا بڑی نظر نہیں آیا کرتی لیکن اس کی انتہا پر دنیا حیران ہو جاتی ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 4 ستمبر 2015ء بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک متقی اور مومن کی کیا نشانی بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: متقی میں قناعت بھی ہوتی ہے اور قناعت کی وجہ سے وہ معمولی تنگیوں کو برداشت بھی کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہوتے ہیں، جو نعمت ملتی ہے اس پہ اظہار بھی کرتا ہے۔ پھر جو اللہ تعالیٰ اس کو دیتا ہے اس کے تھوڑے پر بھی متقی کو خدا تعالیٰ کے شکر کی عادت پیدا ہوتی ہے اور جب خدا تعالیٰ کے شکر کی عادت پیدا ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ مزید فضل فرماتا ہے اور انہی فضلوں کو دیکھتے ہوئے ایک حقیقی مومن پھر قربانیوں کے لئے تیار بھی رہتا ہے اور کرتا بھی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ کی ابتدائی حالت کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں) ''دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے سب کچھ چھین لیا اور اسی طرح صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی چھین لیا مگر خدا تعالیٰ کے مقابلے میں انہوں نے کسی بات کی پرواہ نہ کی۔ آخر خدا تعالیٰ نے ان کو سب کچھ دیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑا اور باوجود اس کے کہ اپنے خاندان میں (جائیداد کے) نصف حصے کے مالک تھے آپ کی بھاوج جنہیں خدا تعالیٰ نے بعد میں احمدی ہونے کی توفیق دی، سمجھتی تھیں کہ آپ مفت خورے ہیں۔ (اور بڑی تنگیاں ہوتی تھیں) مگر (پھر بھی) خدا تعالیٰ نے آپ کو سب کچھ دیا۔ اس حالت کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں اس طرح کھینچا ہے کہ

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکُلِیْ
وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ

کہ ایک زمانہ تھا جب میں دوسروں کے ٹکڑوں پر بسر اوقات کرتا تھا مگر اب خدا نے مجھے یہ توفیق دی ہے کہ ہزاروں لوگ میرے دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں۔''

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ابتدائی زمانے کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک سکھ نے آپ کو بتایا تھا کہ ہم دو بھائی تھے۔ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس جایا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ اس سکھ نے بتایا کہ جب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے پاس گئے اور آپ کے والد صاحب کے خیال کا اظہار آپ کے سامنے کیا کہ آپ کی حالت دیکھ کے انہیں بہت دکھ ہوتا ہے اور یہ بھی کہ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے کہا کہ اگر میں مر گیا تو غلام احمد کا کیا بنے گا؟ تو یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا کہ آپ اپنے والد کی بات کیوں نہیں مان لیتے؟ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد کپورتھلہ کی ریاست میں کوشش کر رہے تھے اور کپورتھلے کی ریاست نے آپ کو ریاست کا افسر تعلیم مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ افسر تعلیم مقرر کرنے کی ایک آفر بھی آ گئی تھی۔ وہ سکھ کہنے لگے کہ جب ہم نے یہ بات کہی کہ آپ اپنے والد صاحب کی بات کیوں نہیں مانتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے والد صاحب تو یونہی غم کرتے رہتے ہیں، انہیں میرے مستقبل کی کیوں فکر ہے۔ مَیں نے تو جس کی نوکری کرنی تھی کر لی ہے۔ کہتے ہیں ہم واپس آ گئے اور مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے آ کر یہ ساری بات کہہ دی۔ مرزا صاحب نے کہا کہ اگر اس نے یہ بات کہی ہے تو ٹھیک کہا ہے کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولا کرتا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ کی بھاوج کا آپؑ کے ساتھ کیا سلوک تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شروع زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جب کوئی ملاقاتی آتا اور اپنی بھاوجہ کو کھانے کے لئے کہلا بھیجتے تو وہ آگے سے کہہ دیتیں کہ وہ یونہی کھا پی رہا ہے۔ کام کاج تو کوئی کرتا نہیں۔ اس پر آپ اپنا کھانا اس مہمان کو کھلا دیتے اور خود فاقہ کر لیتے یا تھوڑے سے چنے چبا کر گزارا کر لیتے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ خدا کی قدرت ہے وہی بھاوجہ جو اس وقت آپ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھی بعد میں میرے ہاتھ پر احمدیت میں داخل ہوئیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی کام شروع کیا جاتا ہے تو اس کی ابتدا بڑی نظر نہیں آیا کرتی لیکن اس کی انتہا پر دنیا حیران ہو جاتی ہے۔''

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے کھانے کا کیا ڈھنگ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھانے کے انداز اور ڈھنگ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھانے کا ڈھنگ بالکل نرالا تھا۔ میں نے کسی اور کو اس طرح کھاتے نہیں دیکھا۔ آپ پھلکے سے پہلے ایک ٹکڑا علیحدہ کرتے (یعنی باریک روٹی، چپاتی جو ہوتی ہے)۔ پھر لقمہ بنانے سے پہلے آپ انگلیوں سے اس کے ریزے بناتے جاتے اور منہ سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے جاتے اور پھر ان میں سے ایک چھوٹا سا ریزہ لے کر سالن سے چُھو کر منہ میں ڈالتے۔ یہ آپ کی عادت ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ دیکھنے والے تعجب کرتے اور بعض لوگ تو خیال کرتے کہ شاید آپ روٹی میں سے حلال ذرّے تلاش کر رہے ہیں۔ لیکن دراصل اس کی وجہ یہی جذبہ ہوتا تھا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں اور خدا کا دین مصائب سے تڑپ رہا ہے۔ ہر لقمہ آپ کے گلے میں پھنستا تھا اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ کر آپ گویا اللہ تعالیٰ کے حضور معذرت کرتے تھے کہ تو نے یہ چیز (یعنی کھانا کھانا) ہمارے ساتھ لگا دی ہے (اور خوراک انسان کی ضرورت ہے)۔ ورنہ دین کی مصیبت کے وقت ہمارے لئے یہ ہرگز جائز نہ تھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں وہ غذا بھی (جو آپ کی تھی) ایک مجاہدہ معلوم ہوتا تھا۔ یہ ایک لڑائی ہوتی تھی ان لطیف اور نفیس جذبات کے درمیان جو اسلام اور دین کی تائید کے لئے اٹھ رہے ہوتے تھے اور ان مطالبات کے درمیان جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قانون قدرت کے پورا کرنے کے لئے قائم کئے گئے تھے۔''

سوال حضرت مسیح موعودؑ کا یہ نمونہ ہمیں کس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جب استعمال کریں تو اس کا شکر کریں۔ ایک تو اس کی تسبیح کریں تو ساتھ ہی دین کی حالت کے درد کو بھی محسوس کریں۔ اس کے لئے کوشش کریں کہ کس طرح ہم نے اشاعت دین اور تبلیغ دین میں حصہ ڈالنا ہے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے آیت کریمہ ''یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ'' کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں) جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ کہ زمین و آسمان کی ہر چیز تسبیح کر رہی ہے تو اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ اے لوگو تم اس تسبیح کو سنو۔ جب ہم کہتے ہیں کہ چاند نکل آیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کرتا ہے کہ لوگ آئیں اور دیکھیں یا جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص گا رہا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ چلو اور اس کا راگ سنو۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ کہ زمین و آسمان کی ہر چیز تسبیح کر رہی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس تسبیح کو سنو۔ پس معلوم ہوا کہ یہ تسبیح ایسی ہے جسے ہم سن بھی سکتے ہیں۔ ایک سننا تو ادنیٰ درجے کا ہے اور ایک اعلیٰ درجے کا۔ مگر اعلیٰ درجے کا سننا انہی لوگوں کو میسر آ سکتا ہے جن کے ویسے ہی کان اور آنکھیں ہوں۔ اسی لئے مومن کو یہ کہا جاتا ہے کہ جب وہ کھانا شروع کرے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے۔ کھانا ختم کرے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔ کپڑا پہنے یا کوئی اور نظارہ دیکھے تو اسی کے مطابق تسبیح کرے۔ گویا مومن کا تسبیح کرنا کیا ہے؟ وہ ان چیزوں کی تسبیح کی تصدیق کرنا ہے۔ وہ کپڑے کی تسبیح اور کھانے کی تسبیح اور دوسری چیزوں کی تسبیح کی تصدیق کرتا ہے۔ جب انسان کھانا کھاتے ہوئے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھتا ہے۔ کھانا ختم کر کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھتا ہے۔ کپڑا پہنتے ہوئے دعا کرتا ہے اور اللہ کو یاد رکھتا ہے تو یہ چیزیں جو انسان خود کر رہا ہوتا ہے یہی اصل میں تسبیح ہے جو ان چیزوں کی طرف سے ہو رہی ہوتی ہے۔ ان کو دیکھ کے جب انسان شکر گزاری کرتا ہے تو یہی تسبیح ان چیزوں کی طرف سے بھی ہو رہی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام پر حملہ کرنے والوں کا منہ کس طرح بند کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام پر حملہ کرنے والوں کے منہ بند کرنے کے لئے اور اسلام کی خوبصورتی ظاہر کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس تعلق میں بھی ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عیسائی آیا اور اس نے کہا کہ آپ تو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی زبان اُمّ الالسنۃ ہے حالانکہ میکس مولر (Max Muller) وغیرہ نے لکھا ہے کہ جو زبان اُمّ الالسنۃ ہوتی ہے وہ مختصر ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ لوگ اس کو پھیلا دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہم تو میکس مولر کے اس فارمولے کو نہیں مانتے کہ ام الالسنۃ مختصر ہوتی ہے مگر چلو بحث کو چھوٹا کرنے کے لئے ہم اس فارمولے کو مان لیتے ہیں اور عربی زبان کو دیکھتے ہیں کہ آیا وہ اس معیار پر پوری اترتی ہے یا نہیں۔ اس شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ انگریزی زبان عربی زبان کے مقابلے میں نہایت اعلیٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انگریزی نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے فرمایا اچھا آپ بتائیں کہ انگریزی میں ''میرے پانی'' کو کیا کہتے ہیں۔ اس نے کہا مائی واٹر (my water)۔ آپ نے فرمایا عربی میں تو صرف مَائِیْ کہنے سے ہی یہ مفہوم ادا ہو جاتا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ مائی واٹر (my water) زیادہ مختصر ہے یا مَائِیْ۔ اب اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگریزی نہیں جانتے تھے لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کی زبان پر ایسے الفاظ جاری کر دیئے کہ معترض آپ ہی پھنس گیا اور وہ سخت شرمندہ اور لاجواب ہو گیا اور کہنے لگا کہ پھر تو عربی زبان ہی مختصر ہوئی۔

سوال اپنے آپ کو محمد کہنے والے شخص کی حضرت مسیح موعودؑ نے کس طرح اصلاح کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص قادیان آیا۔ اس نے کہا کہ اگر مرزا صاحب کو کہا جاتا ہے کہ آپ ابراہیم ہیں، نوح ہیں، موسیٰ ہیں، عیسیٰ ہیں، محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) تو (وہ کہنے لگا کہ) مجھے بھی خدا تعالیٰ ہر وقت کہتا ہے کہ تُو محمد ہے۔ لوگ اسے سمجھانے لگے تو اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ کی آواز مجھے آتی ہے۔ وہ خود مجھے کہتا ہے کہ تُو محمد ہے۔ تمہاری دلیلیں مجھ پر کیا اثر کر سکتی ہیں۔ جب لوگ سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے تو انہوں نے خیال کیا کہ بہتر ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ چنانچہ وہ شخص حضور کی خدمت میں لایا گیا اور اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر وقت یہ کہتا ہے کہ تم محمد ہو۔ آپ نے فرمایا مجھے تو خدا تعالیٰ ہر وقت یہ نہیں کہتا کہ میں ابراہیم ہوں، میں موسیٰ ہوں، عیسیٰ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا لیکن جب وہ مجھے کہتا ہے کہ تم عیسیٰ ہو تو عیسیٰ والی صفات مجھے دیتا ہے اور جب وہ کہتا ہے کہ تم موسیٰ ہو تو موسیٰ والے نشانات مجھے دیتا ہے اور اگر آپ کو اللہ تعالیٰ ہر وقت محمد کہتا ہے تو کیا وہ آپ کو قرآن کریم کے معارف اور لطائف اور حقائق بھی دیتا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا دیتا تو کچھ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا دیکھو سچے اور جھوٹے میں یہی فرق ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص سچے طور پر کسی کو مہمان بناتا ہے تو وہ اسے کھانے کو دیتا ہے لیکن اگر کوئی کسی سے مذاق کرتا ہے تو وہ یونہی اسے بلا کر اس کے سامنے کھانے کے خالی برتن رکھ دیتا ہے اور کہتا ہے یہ پلاؤ ہے، یہ زردہ ہے۔ خدا تعالیٰ مذاق نہیں کرتا۔ شیطان مذاق کرتا ہے۔ اگر آپ کو محمد کہا جاتا ہے اور پھر قرآن کریم کے معارف اور لطائف اور حقائق نہیں دیئے جاتے تو ایسا کہنے والا شیطان ہے، خدا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ اگر کچھ کہتا ہے تو اس کے مطابق چیز بھی انسان کے آگے رکھ دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر آپ کے سامنے کوئی چیز نہیں رکھی جاتی تو آپ یقین کر لیں کہ آپ کو محمد کہنے والا خدا نہیں، شیطان ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تغیر خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی کس بزرگ ہستی کی وفات کی اطلاع دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ کا ہے۔ 31 اگست اور یکم ستمبر 2015ء کی درمیان رات کو 87 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مکرمہ امۃ الباری بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی، حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی بیٹی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی نواسی تھیں۔ اور سیدۃ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور نواب عبداللہ خان صاحب کی بہو تھیں۔ ان کے میاں مکرم عباس احمد خان صاحب مرحوم تھے۔ اور وہ میری پھوپھی بھی تھیں۔ 17 اکتوبر 1928ء کو قادیان میں ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ ☆......☆

اس سال جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مجلس انصار اللہ اپنی مجلس کے قائم ہونے کے 75 سال پورے ہونے پر جوبلی منارہی ہے اکثر جگہوں پر ان پروگرامز کے مطابق یہ جوبلی منائی گئی

پس 75 سال پورے ہونے پر یہاں کی انصار اللہ بھی اور دنیا کی انصار اللہ کی تنظیمیں بھی یہ جائزے لیں کہ ہم میں سے ہر ایک نے اس کے مقاصد کو پورا کرنے میں کس قدر حصہ لیا ہے۔ اس وقت امریکہ والے بھی براہ راست یہ پیغام سن رہے ہیں۔ وہاں بھی انصار اللہ کا اجتماع ہو رہا ہے۔ اور جگہوں پر بھی سن رہے ہوں گے صرف انصار اللہ کا ممبر ہونا تو مقصد نہیں ہے بلکہ ان مقاصد کے حصول کیلئے اپنی جان، مال، وقت قربان کرنا اصل مقصد ہے۔ تبھی ایک کے بعد دوسری نسل اس کام کو سنبھالنے کیلئے آتی ہے اور آتی رہے گی۔ تبھی ہم اپنی بنیادوں پر قائم رہیں گے۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔ تبھی ہم اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کے انصار میں شمار ہو سکیں گے اور ہم حقیقت میں نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ لگانے والے کہلا سکیں گے

اس بات کو سمجھنے کیلئے کہ انصار کون ہیں؟ لفظ حَوَارِی کے مختلف لغوی معانی کا بیان اور اس حوالہ سے انصار کو اہم نصائح

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چالیس سال سے اُوپر والے افراد جماعت پر یہ احسان ہے کہ انہوں نے آپ کی تنظیم کا نام انصار اللہ رکھا تاکہ اس عمر میں جب ہر لحاظ سے انسان پختہ ہو چکا ہوتا ہے اپنے تجربے اور صلاحیت سے جماعت کیلئے ایک مفید وجود بن سکے

مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی ترقی دنیاوی بادشاہتوں کے ساتھ دین سے دور جانے کی وجہ سے نہیں بلکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے ہوگی بادشاہوں کو اپنی بادشاہت کا زُعم نہیں ہوگا بلکہ وہ آپ علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے والے ہوں گے۔ وہ آپ کی تعلیم کو اپنانے والے ہوں گے۔ یہ زمانہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا جب بادشاہ مجبور ہوں گے کہ مسیح محمدی کو مانیں

ہمارے قدم آگے نہیں بڑھ رہے اور ہم وہیں کھڑے ہیں تو ہم نام کے انصار اللہ ہیں۔ ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار دیکھنے ہیں۔ ہمیں اپنی قربانیوں کے معیار دیکھنے ہیں ہمیں اپنی عملی، اخلاقی حالتوں کے معیار دیکھنے ہیں۔ ہمیں اپنی ان کوششوں کو دیکھنا ہے جو دین کے پھیلانے کے لئے ہم کر رہے ہیں

جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے تو اس کے سامان بھی پیدا فرماتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہوئے وعدے کے مطابق وہ فرما بھی رہا ہے۔ آپ کو عبادت کرنے والے بھی عطا فرما رہا ہے اور آپ کو آپ کے پیغام کو آگے پہنچانے والے بھی عطا فرما رہا ہے

نو احمدیوں میں نمایاں پاک تبدیلیوں، نمازوں کے قیام اور دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی اور غیر معمولی توجہ کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

اگر صرف عاملہ ممبران ہی مقامی سطح سے لے کر مرکزی سطح تک نماز باجماعت کی طرف توجہ کریں تو پینتیس سے پچاس فیصد حاضری تو انہیں کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے۔ اگر انصار اس سلسلہ میں اپنے نمونے دکھائیں تو خدام تو پھر خود بخود ان کے نمونے دیکھ کر عمل کرنے شروع کر دیں گے

آج انصار اللہ کی تنظیم کو 75 سال پورے ہونے کا اگر ہم صحیح فیض اٹھانا چاہتے ہیں یا اس لئے منا رہے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنیں تو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کی باتوں کو سن کر اس پر عمل کریں۔ اپنے دلوں کو خالص اللہ تعالیٰ کیلئے بنائیں۔ ہر جگہ انصار اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ کریں۔ قرآن کریم کی تعلیم کو جہاں اپنے پر لاگو کریں وہاں اگلی نسلوں کی بھی فکر کرتے ہوئے انہیں بھی اسی انعام سے وابستہ رکھیں جو انعام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں دیا ہے اور پھر نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں

مجلس انصار اللہ یوکے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر 20 / ستمبر 2015ء بروز اتوار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اس سال جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مجلس انصار اللہ اپنی مجلس کے قائم ہونے کے 75 سال پورے ہونے پر جوبلی منارہی ہے۔ اس حوالے سے مختلف ممالک میں مجالس انصار اللہ نے پروگرام ترتیب دیئے ہیں۔ اکثر جگہوں پر ان پروگرامز کے مطابق یہ جوبلی منائی گئی۔ مجلس انصار اللہ یوکے نے بھی اس حوالے سے اس سال کے اجتماع پر بیرونی ممالک کے صدران انصار اللہ اور نمائندگان کو اجتماع انصار اللہ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ چنانچہ اسی وجہ سے اس دفعہ یورپ اور بعض اور ممالک کے انصار اللہ کے نمائندگان آج یہاں شامل ہیں۔

جوبلی منانا اچھی بات ہے۔ یہ بہت سی باتوں کی طرف توجہ بھی دلاتی ہے اور اس کے منانے کے حوالے سے بعض اہم منصوبوں کو انجام دینے کی طرف خاص توجہ پیدا ہوتی ہے، وعدے کئے جاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اپنے جائزے لئے جاتے ہیں۔ پس اگر اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے 75 سال منا رہے ہیں تو بہت اچھی بات ہے ورنہ اگر صرف خوشی اور ہاہُو ہے تو کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن انصار اللہ کے بہت سے ایسے ممبران بھی ہیں جو صرف جوبلی منانے کی خوشی تک ہی محدود رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جوبلی منائی اور کام ختم ہو گیا بلکہ بہت سے عہدیداران بھی جس ذوق و شوق سے جوبلی اجتماع اور پروگراموں کو سرانجام دینے کے لئے کوشش کر رہے ہیں ان میں بھی چند دن بعد وہی عام سستی طاری ہو جائے گی۔ اگر ہم نے صرف عارضی خوشی منانی ہے تو اس کا فائدہ کیا ہے۔

قوموں کی زندگی میں 75 سال کوئی ایسی چیز نہیں ہوتے جس کو بڑی کامیابی سمجھ لیا جائے اور صرف خوشی منا کر ہم بیٹھ جائیں اور کہتے پھریں کہ دیکھو ہماری تنظیم 75 سال سے قائم ہے۔ دنیا میں کئی تنظیمیں

ہوں گی جنہوں نے 75 سال بلکہ 100 سال منائے ہوں گے لیکن آہستہ آہستہ ان کو وہ مقصد یاد نہیں رہتا جس کے حاصل کرنے کیلئے وہ قائم کی گئی ہوتی ہیں یا مصلحتوں اور ممبران کے مفادات کا شکار ہو کر وہ اپنے بنیادی مقصد سے دور چلی جاتی ہیں۔ اگر وہ تنظیمیں دنیا کے فائدے کیلئے بنائی گئی ہوں تو ایک عرصے کے بعد دنیا ان کے فوائد سے محروم ہو جاتی ہے۔ بیشک ان کے بجٹ بڑے بڑے ہوتے ہیں، بیشک وہ بظاہر طاقتور نظر آتی ہیں لیکن ان کی جڑیں کھوکھلی ہو چکی ہوتی ہیں کیونکہ اصل مقصد سے وہ دور ہٹ گئی ہوتی ہیں۔ اگر بہت بڑے بڑے بجٹ ہیں اور بیشک آمد ہو رہی ہو تو مفاد پرست طبقہ ہی بجٹ سے بھی فائدہ اٹھا رہا ہوتا ہے۔ یا اگر وہ ملکوں کی تنظیم ہے تو طاقتور ملک ہی فائدہ اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ یا صرف اس حد تک دوسروں کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے جب تک کہ بڑے بڑے ممالک یا ملکوں کے مفادات متاثر نہ ہوں۔ گویا کہ اصل مقصد وہ نہیں ہوتا جس کی بنیاد پر یہ شروع کی گئی تھیں بلکہ اپنے مفادات ہو جاتے ہیں جس روح کے ساتھ تنظیم کو چلانے کا شروع میں دعویٰ کیا جاتا ہے اسے وہ بھول جاتے ہیں۔ دنیاوی تنظیموں میں اس کی سب سے بڑی مثال اس قوت یو این او (UNO) ہے جس کے 70 سال پورے ہو گئے ہیں اور وہ بھی اسے منا رہے ہیں اور بہت سے تبصرہ کرنے والوں نے اس کے بارے میں تبصرہ کیا ہے۔ کالم لکھے ہیں کہ اس نے اپنے بنیادی مقصد سے ہٹ کر کھویا زیادہ ہے اور پایا کم ہے۔ تو یہ تو دنیاوی تنظیموں کا کام ہے اور ان کی حالت ہے۔ لیکن روحانی ظاہری دنیاوی خوشیاں نہیں ہوتیں۔ نہ ہونی چاہئیں۔ پس یہ خوشی ہم نے حاصل کرنی ہے تو اس کیلئے ایک کے بعد دوسری نسل کے انصار کو ایک مسلسل جدوجہد کے ساتھ اپنے مقاصد کو زندہ رکھنا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب انصار اللہ قائم فرمائی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سامنے رکھتے ہوئے۔ جس میں ایک ایسے نبی کے مبعوث ہونے کی دعا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر ملتا ہے کہ رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَیُزَکِّیۡہِمۡ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ (البقرہ:130) رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ اے ہمارے رب! تو ان میں انہیں میں سے ایک عظیم رسول مبعوث فرما۔ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور اس کی حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کر دے۔ یقیناً تو ہی کامل غلبے والا اور حکمت والا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود، جلد 21، صفحہ 265)

پس یہ ہے وہ مقصد، یہ ہیں وہ باتیں جن کو آپ نے سامنے رکھا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنانے والا ہو، جو شریعت کے احکام اور اس کی حکمتیں سمجھانے والا ہو، جو تزکیہ کرنے والا ہو۔ یہ رسول کیلئے دعا مانگی گئی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا اور پھر سورۃ جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے آخرین میں بھی ایسے نبی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے آنے کا ذکر فرمایا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو آگے پہنچانے والا ہو۔ اور پھر اس حوالے سے باقی ذیلی تنظیموں کی طرح انصار اللہ پر بھی یہ ذمہ داری ڈالی کہ تمہارا کام بھی تبلیغ کرنا ہے۔ قرآن کریم پڑھانا ہے۔ اس کی شرائع کی حکمتیں بیان کرنا ہے۔ اچھی تربیت کرنا ہے۔ قوم کی دنیوی کمزوریوں کو دور کر کے انہیں ترقی کے میدان میں بڑھانا ہے۔ پس یہ مقاصد ہیں جس کیلئے انصار اللہ قائم کی گئی تھی۔ 75 سال پورے ہونے پر ہم نے دیکھنا ہے کہ یہ ذمہ داریاں ہم نے کس حد تک ادا کی ہیں۔ یہ مقاصد ہم نے کس حد تک پورے کئے ہیں۔ کیا ہم نے تبلیغ کا حق ادا کر کے اسلام کے حقیقی پیغام کو دنیا تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ کیا ہم نے تعلیم حاصل کر کے پھر اسے اپنی نسلوں میں رائج کرنے کی ذمہ داری بھی ادا کی ہے۔ کیا ہم نے اپنی اولادوں کو بھی اور دنیا کو بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حکمتیں بتانے کی ذمہ داری ادا کی ہے یا صرف ان بچوں کی دنیاوی تعلیم کے ہی پیچھے پڑے رہے ہیں۔ کیا ہم نے جماعت کی مالی اور اقتصادی حالت کو درست کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کیا ہے یا خاص طور پر ان ملکوں میں آ کر صرف مدد کیلئے ہاتھ پھیلانے والوں میں شامل رہے ہیں۔

پس 75 سال پورے ہونے پر یہاں کی انصار اللہ بھی اور دنیا کی انصار اللہ کی تنظیمیں بھی یہ جائزے لیں کہ ہم میں سے ہر ایک نے اس کے مقاصد کو پورا کرنے میں کس قدر حصہ لیا ہے۔ اس وقت امریکہ والے بھی براہ راست یہ پیغام سن رہے ہیں۔ وہاں بھی انصار اللہ کا اجتماع ہو رہا ہے۔ اور جگہوں پر بھی سن رہے ہوں گے۔ صرف انصار اللہ کا ممبر ہونا تو مقصد نہیں ہے بلکہ ان مقاصد کے حصول کیلئے اپنی جان، مال، وقت قربان کرنا اصل مقصد ہے۔ تبھی ایک کے بعد دوسری نسل اس کام کو سنبھالنے کیلئے آتی ہے اور آتی رہے گی۔ تبھی ہم اپنی بنیادوں پر قائم رہیں گے۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔ تبھی ہم اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کے انصار میں شمار ہو سکیں گے اور ہم حقیقت میں نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ لگانے والے کہلا سکیں گے۔

قرآن کریم میں یہ نعرہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے حوالے سے ملتا ہے۔ ایک آیت تلاوت بھی کی گئی تھی۔ لیکن اس وقت جب ان پر تنگیاں وارد کی جا رہی تھیں، اس وقت جب وہ لوگ مشکلات میں گرفتار تھے اور پھر تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ عیسائیت پر، خاص طور پر موحد عیسائیوں پر، یہ سختیاں تقریباً تین سو سال تک مختلف جگہوں پر اور مختلف حالتوں میں وارد ہوتی رہیں۔ سختیوں کے باوجود وہ اپنے مقصد کی حفاظت کرتے رہے اور پھر جب تین سو سال کے بعد حکومتوں نے عیسائیت قبول کی تو گو عیسائیت بڑے وسیع پیمانے پر پھیلنا شروع ہوئی لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی بنیادی تعلیم سے وہ دور ہوتے چلے گئے۔ اپنے مقصد کو بھول گئے۔ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بنیادی پیغام اور تعلیم جو خدا تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کا سبق دیتی تھی اسے بھول کر شرک میں مبتلا ہو گئے۔ آج دنیا سمجھتی ہے کہ عیسائیت نے بڑی ترقی کی ہے۔ ایسی ترقی کو کیا کرنا جس کا مقصد دنیا کی چکا چوند سے متاثر ہونا ہے اور خدا تعالیٰ کی یاد کو پس پُشت ڈالنا ہے۔ یہ اس بنیادی تعلیم کو بھلانے کی وجہ سے ہے جو آج مثلاً اپنے زعم میں بڑے بڑے مغربی سکالر ہم جنس پرستی کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ مذہب کو نرم رویہ دکھاتے ہوئے اسے بھی اب اپنی تعلیم کا حصہ بنالینا چاہئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ۔ ان دنیاداروں کا مذہب کے بارے میں یہ تصور ہے۔ گویا مذہب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے فرستادوں پر نہیں اترتا بلکہ دنیاوی مجلسیں اور تنظیمیں اور نام نہاد مذہب کے ٹھیکیدار ضرورت کے مطابق مذہب میں دخل اندازی کر کے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بدل سکتے ہیں۔ ایسی سوچیں اور ایسی حرکتیں پھر اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دیتی ہیں۔ یہ باتیں بتاتی ہیں کہ یہ لوگ پستیوں میں گر رہے ہیں۔ کہاں تو وہ عیسائی تھے جنہوں نے نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ لگایا اور خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کا عہد کیا، جنہوں نے یہ عہد کیا کہ ہم توحید کے قیام کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور کہاں آج کے یہ لوگ ہیں جو شرک میں مبتلا ہوئے تو اخلاقی گراوٹوں میں بھی گرتے چلے گئے اور گرتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کا مقصد صرف اور صرف دنیا کمانا ہے اور دین کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنا ہے، نہ کہ دین کے پیچھے چلنا ہے۔

ان حقیقی عیسائیوں کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیۡسٰی مِنۡہُمُ الۡکُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ۚ وَاشۡہَدۡ بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ○ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ وَاتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ فَاکۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰہِدِیۡنَ ○ (آل عمران:53-54) پس جب عیسیٰ نے ان میں، عام لوگوں میں انکار کا رجحان دیکھا محسوس کیا تو اس نے کہا کون اللہ کی طرف بلانے میں میرے انصار ہوں گے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور تو گواہ بن جا کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ (یہ دعا ہے کہ) اے ہمارے رب! ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں جو تُو نے اتارا اور ہم نے رسول کی پیروی کی۔ پس ہمیں حق کی گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔

پس یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے حواری ہونے کا حق ادا کیا۔ جنہوں نے اٰمَنَّا بِاللّٰہِ کا اعلان کیا کہ ہم اللہ پر ایمان لائے۔ ہم فرمانبرداروں میں سے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کریں گے اور فرمانبرداری دکھائیں گے۔ دنیاوی دلچسپی اور دنیاوی مصلحتیں ہمیں دین سے دُور نہیں کریں گی۔ انہوں نے شرک سے بیزاری کا اعلان کر کے رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا کی آواز بلند کی اور اعلان کیا کہ اے ہمارے رب! ہم ان باتوں پر ایمان لائے اس تعلیم کو مانا جو تُو نے اپنے رسول کے ذریعہ سے اتاری ہے۔ پس یہ لوگ تھے جن کو اس دنیا سے زیادہ اگلے جہان کی فکر تھی۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی فکر تھی۔ انہوں نے رسول کی پیروی کا اعلان کیا تو اسے نبھایا۔ جب انہوں نے نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کہا تو اللہ تعالیٰ کے مددگار بنے۔ پس اس بات کو محفوظ فرما کر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے راستے متعین کئے ہیں۔ وہ باتیں بیان فرمائی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کے مددگار بنا جا سکتا ہے۔

اس بات کو سمجھنے کیلئے کہ انصار اللہ کون ہیں؟ آیت (آل عمران:53) میں آنے والے لفظ حَوَارِیْ کو سمجھنا چاہئے۔ اس کو سمجھنا ضروری ہے۔ یہ لفظ بڑا اہم ہے۔ انصار اللہ بننے کا ادراک اس لفظ کو سمجھنے سے بڑھتا ہے۔ اس لفظ کے معنی کو سمجھ کر ہی اللہ تعالیٰ کے مددگار ہونے کا مطلب واضح ہوتا ہے۔ اس لفظ کے معنی واضح ہوں تو تبھی نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کی روح کو سمجھ کر انسان یہ نعرہ بلند کرتا ہے۔ پس حواری کے لفظ کے معنی میں پنہاں گہرائی کو سمجھنے کی ہمیں ضرورت ہے۔

حواری کے کئی مطلب ہیں۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے جو کپڑوں کو دھو کر صاف اور اُجلا کر دیتا ہے۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ جس کو آزمایا جائے تو وہ ہر قسم کی برائیوں اور غلطیوں سے پاک نظر آئے۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جو اخلاص سے بھرا ہوا اور صاف ہو۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جو اپنے مشوروں میں ایماندار اور وفا کو مقدم رکھنے والا ہو۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ سچا اور وفادار دوست اور ساتھی۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ نبی کا وفادار اور چنیدہ ساتھی، خاص تعلق رکھنے والا ساتھی۔ اس کا ایک ساتواں مطلب یہ ہے کہ خاص مضبوط اور پکا رشتہ اور تعلق رکھنے والا جو کسی طرح ٹوٹنے والا نہیں ہے۔

پس جب ایک انسان ان خصوصیات کا حامل ہو تو تبھی وہ حقیقی حواری کہلائے گا اور تبھی وہ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا حق ادا کرنے والا ہوگا۔ پس یہ باتیں سامنے رکھ کر ہر ایک اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ وہ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ لگانے میں کس قدر صادق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کرنے والے حواری کہلائے کیونکہ وہ ان خصوصیات کے حامل تھے یا ان خصوصیات کے حامل بننے کا عہد کرنے والے تھے اور اس کیلئے کوشش کرتے تھے جنہوں نے اپنے دلوں کی میل کو بھی دھویا، تقویٰ پیدا کیا اور دوسروں کے دلوں کی میل کو دھونے کا ذریعہ بھی بنے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ایمان میں بڑھنے اور اپنے وعدے اور عہد کو پورا کرنے کی وجہ سے انہیں برائیوں سے پاک

رکھا۔لیکن جب یہ خصوصیات ختم ہو گئیں،ان کو اپنی دنیاوی ترقیات پر ناز ہونے لگا، اپنی نسلوں میں نیکیاں جاری رکھنے میں وہ سستی کرنے لگے،توحید کے بجائے شرک میں مبتلا ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو روحانی برکات سے محروم کر دیا۔

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ سال گزرنے یا جوبلی منانے کا فائدہ تبھی ہے جب ہم ان خصوصیات کو نہ مرنے دیں۔اپنی روحانی حالتوں کو کبھی نیچے نہ آنے دیں۔اپنے دین کے علم کو بڑھانے والے ہوں ۔ جب ہم اپنی تعلیم کو نہ بھولیں۔ جب ہم یہ اعلان کریں کہ ہم نے نبی سے جو عہد وفا اور قربانی کیا ہے اسے ہر حالت میں نبھاتے رہیں گے اور دنیا کی کوئی لالچ ہمیں ہمارے مقصد سے ہٹا نہیں سکے گی۔ مسیح موسوی کے ماننے والوں کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں تھا کہ وہ جس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں وہ قیامت تک اپنی اصلی حالت میں رہے گی لیکن مسیح محمدی کے ماننے والوں کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ جس تعلیم کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور جس کو پھر مسیح موعود نے ایک زمانہ گزرنے کے بعد بھی اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ دنیا کو دکھانا تھا یہ تعلیم اب قیامت تک جاری رہنے والی تعلیم ہے۔ پس اگر عیسائی اپنی تعلیم کو بھول گئے اور حواریوں کا تسلسل ختم ہو گیا تو یہی ان کا انجام تھا۔لیکن مسیح موعودؑ کے ماننے والوں اور آپ کی جماعت نے قیامت تک پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔اس لئے اس کو نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ لگانے والے حواری ہمیشہ ملتے رہیں گے۔لیکن ہر زمانے کے احمدی جو انصار اللہ تنظیم میں شامل ہیں ان کو بھی یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ اس خوبصورت انجام کا حصہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیروؤں اور مسلمانوں کیلئے مقدر ہے۔کیا ہم تزکیۂ نفس کر رہے ہیں۔کیا ہم اپنے دلوں کی میلوں کو دھو رہے ہیں۔ کیا ہم قرآن کریم کی حکمت کی باتوں کو سیکھ کر خالص ہوتے ہوئے اپنا رہے ہیں، ان پر عمل کر رہے ہیں۔کیا ہمارے وفاؤں کے معیار بلندیوں کی طرف جا رہے ہیں۔کیا ہم اپنی نسلوں کی تربیت کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔کیا ہم اپنے عہد بیعت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنا رشتہ سب دنیاوی رشتوں سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔کیا ہم دین کے معاملے میں بھی اور دنیاوی معاملات میں بھی اپنی رائے اور مشورے خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر ایمانداری اور وفا سے دیتے ہیں۔ پس جب ہم ان معیاروں کو سامنے رکھیں گے تو خود بخود ہمارا تمام تر جائزہ ہمارے سامنے آجائے گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چالیس سال سے اُوپر والے افراد جماعت پر یہ احسان ہے کہ انہوں نے آپ کی تنظیم کا نام انصار اللہ رکھا تا کہ اس عمر میں جب ہر لحاظ سے انسان پختہ ہو چکا ہوتا ہے اپنے تجربے اور صلاحیت سے جماعت کیلئے ایک مفید وجود بن سکے۔اپنے نمونے قائم کر کے نوجوان نسل کی تربیت کا ذریعہ بن سکے۔ انصار اللہ کے الفاظ یہ احساس دلاتے رہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے مددگار بننا ہے۔ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کے دین کی ترویج کیلئے ہر قربانی کرنی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل بھی کرنا ہے اور اپنی نسلوں کو بھی اس کی حکمت اور اہمیت بتا کر عمل کروانے کی نصیحت اور کوشش کرنی ہے۔ دین کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کیلئے مسیح موعود علیہ السلام کا مددگار بننا ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (تذکرہ صفحہ 260، ایڈیشن چہارم، مطبوعہ ربوہ) اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور پہنچائے گا اور پہنچا رہا ہے لیکن اگر آپ اس میں حصہ ڈالنے کی کوشش کریں گے تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں گے۔ یقیناً یہ بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا تو اس کے نیک نتائج بھی پیدا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق آخر کار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہی غالب آنا ہے۔لیکن ہم کتنے خوش قسمت ہوں گے اگر ہم اس غلبے کا حصہ بن جائیں ۔ یاد رکھیں جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلة:22) اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں جہاں اس کام کیلئے مددگاروں کی ضرورت ہوگی وہ اپنے وعدہ کے مطابق انصار بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کو مہیا کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔لیکن یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ حواریوں والی خصوصیات پیدا کر کے کتنا اس کا حصہ بنتے ہیں۔ آگے بڑھ کر اگر نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کی روح کو سمجھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں گے۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ عیسائیت کے پھیلنے کے ساتھ دینی اور روحانی زوال ان میں شروع ہوا لیکن احمدیت کے پھیلنے کی خوشخبری جب ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر دی کہ تین سو سال پورے نہیں ہوں گے جب احمدیت کی دنیا میں اکثریت ہوگی (ماخوذ از تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 67)۔تو اس بات کی بھی تسلی کروائی کہ نظام خلافت کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا رہے گا اور دینی زوال انشاء اللہ تعالیٰ نہیں ہوگا بلکہ دین کی ترقی نظر آئے گی۔مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی ترقی دنیاوی بادشاہتوں کے ساتھ دین سے دور جانے کی وجہ سے نہیں بلکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے ہوگی۔ بادشاہوں کو اپنی بادشاہت کا زُعم نہیں ہوگا بلکہ وہ آپ علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے والے ہوں گے۔ وہ آپ کی تعلیم کو اپنانے والے ہوں گے۔ یہ زمانہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا جب بادشاہ مجبور ہوں گے کہ مسیح محمدی کو مانیں۔گو آج ہم میں سے بہت سے اسے خوش فہمی سمجھیں گے یا ہمارے مخالفین کچھ لوگ ہماری خوش فہمی سمجھتے ہوں یا ایک بڑ سمجھتے ہوں کہ چھوٹی سی جماعت یہ کیا نعرے لگا رہی ہے لیکن جب ہم جماعت احمدیہ کی تاریخ اور ابتدا پر نظر ڈالتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔پس اس کی تو کوئی فکر نہیں کہ یہ کیسے ہوگا۔ یہ انشاء اللہ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ ہر دن جو بظاہر چھوٹی چھوٹی کامیابیاں دکھاتا ہے وہ ہمیں اس بات پر مضبوط کرتا ہے کہ تمہیں یہ چھوٹی چھوٹی کامیابیاں تمہارے وسائل اور کوششوں سے حاصل نہیں ہوسکتی تھیں جن کو دنیا بظاہر چھوٹی سمجھتی ہے۔آج یہ چھوٹی کامیابیاں بھی ہمارے لئے ہمارے وسائل کے لحاظ سے ہم دیکھیں تو بہت بڑی نظر آتی ہیں اور ہم ان پر خوش ہوتے ہیں لیکن دنیا یہ سمجھتی ہے کہ چھوٹی کامیابیاں ہیں لیکن یہ جو بھی کامیابیاں ہیں جیسا کہ میں نے کہا یہ ہماری کسی کوشش کی وجہ سے نہیں ہیں ۔ یہ بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہیں۔ وہ تمام طاقتوں والا ہے۔ وہ جب چاہے گا تو دنیا جن کامیابیوں کو بڑا سمجھتی ہے ان بڑی کامیابیوں کو بھی ہمارے قدموں میں لا ڈالے گا۔ انشاء اللہ۔

لیکن جو چیز ہمارے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہر سال جو گزرتا ہے وہ اس جائزے کی طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہمارا اصل مقصد دین میں ترقی کرنا ہے اور اسے ہم نے کس حد تک حاصل کیا ہے ۔اگر ہمارے قدم آگے نہیں بڑھ رہے اور ہم وہیں کھڑے ہیں تو ہم نام کے انصار اللہ ہیں ۔ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار دیکھنے ہیں ۔ہمیں اپنی قربانیوں کے معیار دیکھنے ہیں ۔ہمیں اپنی عملی ، اخلاقی حالتوں کے معیار دیکھنے ہیں ۔ہمیں اپنی ان کوششوں کو دیکھنا ہے جو دین کے پھیلانے کے لئے ہم کر رہے ہیں ۔میں نے ایک خطبہ میں جماعت میں نئے آنے والوں کا ذکر کیا تھا کہ ایک شخص مشرک سے احمدی ہوا بلکہ پورا گاؤں ہی مشرکین کا تھا جو احمدی ہوا تو احمدی ہونے کے بعد توحید اس طرح اس کے دل میں راسخ ہو گئی، اس طرح گڑ گئی کہ وہ کہنے لگا کہ یا تو مجھے خدا پہ یقین نہیں تھا اور یا اب یہ حالت ہے کہ میرے دل میں توحید اس طرح گڑ گئی ہے۔ پہلے یہ خیال تھا کہ بتوں کے بغیر میں خدا تک نہیں پہنچ سکتا یا بت ہی سب کچھ میرا کام کرنے والے ہیں لیکن اب میرے دل میں توحید اس طرح گڑ گئی ہے اور خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف اس طرح توجہ پیدا ہوئی ہے، خدا تعالیٰ کے لئے اس طرح میرا دل خالص ہوا ہے کہ کہنے لگا کہ میں اپنے فارم پر کام کر رہا ہوتا ہوں تو نماز کے وقت میرے دل میں ایک آواز اٹھ کر مجھے توجہ دلاتی ہے کہ کام چھوڑو اور نماز ادا کرو۔ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔تو یہ ان لوگوں کی حالت ہے جو اللہ تعالیٰ ''انصار اللہ'' کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرما رہا ہے۔

اب اپنے جائزے لے لیں کہ یہ کیا ہیں۔ایک ملک کی مجلس کا میں جائزہ لے رہا تھا تو صدر صاحب نے بڑے فخر سے یہ بتایا کہ ہمارے ممبر نمازوں میں کمزور تھے صرف دس فیصد با جماعت نماز ادا کرتے تھے ہم نے ایک مہم چلائی تین مہینے تک تو سترہ فیصد ہو گئے ۔میں صحیح طرح سن نہیں سکا تھا۔ان کے اس انداز سے میں سمجھا کہ بڑی خوشی سے بتا رہے ہیں تو شاید ستر فیصد کہہ رہے ہوں ۔گو کہ یہ بھی انصار اللہ کے لحاظ سے کوئی غیر معمولی کامیابی نہیں ہے ۔لیکن سترہ فیصد تو انتہائی قابل شرم بات ہے اور وہ بھی ایک مہم چلانے کے بعد۔ اگر اپنے پیدائش کے بنیادی مقصد کو ہی یاد نہیں رکھتے یا نہیں رکھیں گے جس پر اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر قرآن شریف میں توجہ دلائی ہے تو انصار اللہ ہونے کا باقی حق کیا ادا کریں گے۔ اگر خود ہی تزکیہ نفس اور اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل نہیں کریں گے تو دوسروں کی کیا تربیت کریں گے۔ پس اگر 75 سال گزرنے کے بعد اسّی نوّے فیصد با جماعت نمازوں کی حاضری سے ہم پندرہ بیس فیصد نمازوں کی حاضری پر آگئے ہیں تو یہ ترقی نہیں تنزل ہے۔ بڑی قابل فکر بات ہے ۔ بڑا فکر کا مقام ہے۔ بہر حال اب جماعت پھیل رہی ہے، اگر ایک جگہ کے افراد سستی دکھائیں گے تو خدا تعالیٰ دوسری جگہ سچے

ارشاد
حضرت
امیر المومنین

''جب تک تم مسجدوں کو آباد رکھو گے اس وقت تک تم بھی آباد رہو گے اور جب تم مسجدوں کو چھوڑ دو گے اس وقت خدا تعالیٰ تمہیں بھی چھوڑ دے گا۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 8/مئی 2015)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

ارشاد
حضرت
امیر المومنین

''اللہ کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے پہلا اور انتہائی اہم قدم نمازوں میں خشوع پیدا کرنا ہے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا خوف پیش نظر رہنا چاہئے اس کی رحیمیت کے حصول اور اس کے فضلوں کو طلب کرتے رہنا چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 10/اپریل 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبان، قادیان

عابد پیدا فرمادے گا۔ جیسا کہ میں نے بتایا یہ ایک مثال ہے جو میں نے دی ہے۔ایسی کئی مثالیں ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گےتو اس کے سامان بھی پیدا فرماتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہوئے وعدے کے مطابق وہ فرما بھی رہا ہے۔آپ کو عبادت کرنے والے بھی عطا فرما رہا ہے اور آپ کو آپ کے پیغام کو آگے پہنچانے والے بھی عطا فرما رہا ہے۔کیسے اور کس قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔کس طرح ان میں جوش اور جذبہ پیدا کرتا ہے۔کس طرح وہ اپنے آپ کو مسیح محمدی کا پیغام پہنچانے کے لئے پیش کرتے ہیں کس طرح اللہ تعالیٰ نیک فطرت لوگوں کو گھیر گھیر کر ہمارے قریب لاتا ہے اور پھر ان سے تبلیغ کے کام لیتا ہے اس کے ایک دو واقعات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

آئیوری کوسٹ کے دوست وُلائی محمد (Volai Mohammad) صاحب ملازمت کے سلسلہ میں وہاں کے ایک شہر میں آئے۔مسلمان تھے۔اتفاقاً انہوں نے ایک جمعہ احمدیہ مسجد میں پڑھا اور پہلی مرتبہ جماعت کے بارے میں تعارف حاصل کیا۔پھر اس شہر میں اپنے قیام کے دوران موصوف باقاعدگی سے مشن آتے رہے اور جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے رہے۔چندہ بھی ادا کیا مگر باقاعدہ بیعت نہیں کی تھی۔پھر ان کا نوکری کا contract ختم ہوا تو ابی جان جو وہاں کا کیپیٹل ہے وہاں واپس چلے گئے مگر انہوں نے جماعت سے مسلسل رابطہ رکھا۔انہوں نے جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ 2014ء کے انتظامات میں بھی حصہ لیا لیکن پھر بھی بیعت نہیں کی۔ 2015ء میں ایک کنٹریکٹ کے سلسلہ میں موصوف فرانس آگئے یا ان کو اللہ تعالیٰ نے فرانس آنے کا موقع دیا۔انہوں نے وہاں سے روانہ ہونے سے پہلے فرانس مشن ہاؤس کا ایڈریس بھی لے لیا۔وہاں مشن اور افراد جماعت سے رابطہ رکھا۔فرانس میں قیام کے دوران ان کو جرمنی کے جلسہ کے انعقاد کا پتا چلا تو تین دن کی چھٹی لے کر جرمنی چلے گئے۔جلسے میں شریک ہوئے۔جلسے کے تین دن جو وہاں رہے تو اس کے بعد کہنے لگے کہ جو روحانی ماحول اور بھائی چارہ میں نے دیکھا ہے اور اسے محسوس کیا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔پھر انہوں نے میری تقاریر کا بھی ذکر کیا کہ انہوں نے میرے دل پر بڑا اثر ڈالا ہے۔کہتے ہیں میں اپنی زندگی میں ایک روحانی تبدیلی محسوس کر رہا ہوں اور جلسہ میں شامل ہو کر وہاں انہوں نے بیعت کر لی۔ کہتے ہیں کہ میں آپ کی خواہش کے مطابق آئیوری کوسٹ میں احمدیت کی ترقی کے لئے کام کروں گا اور ہر ممکن طریق سے اس پیغام کو پہنچاؤں گا۔تو یہ وہ روح ہے جو انصار اللہ کی روح ہے۔

پھر گیمبیا کے ایک صاحب جن کی 72 سال کی عمر ہے۔انصار اللہ کے بھی آخری حصہ میں۔کہتے ہیں اس سال انہوں نے جماعت کے ریڈیو پر نشر ہونے والا پروگرام سن کر جماعت کے بارے میں تحقیق کی اور احمدیت قبول کر لی۔ بیعت کرنے کے بعد یہ بڑے پُر جوش داعی الی اللہ بن چکے ہیں اور بڑھاپے کی عمر کے باوجود دعوت الی اللہ کے لئے اٹھارہ سے بیس کلومیٹر روز پیدل چلتے ہیں اور بڑے زور شور سے تبلیغ کرتے ہیں۔ویسے تو ان پڑھ ہیں لیکن جماعتی لیف لیٹس لیتے ہیں، پہلے خود سنتے ہیں پھر اس کو ذہن میں مستحضر رکھتے ہیں اور اس کے بعد پھر تقسیم بھی کرتے ہیں۔مسلمان لوگوں کو خاص طور پر مسیح موعود علیہ السلام کی آمد والے اور ختم نبوت والے پمفلٹ کو پڑھنے پر زور دیتے ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہاری رہنمائی کرے۔جب سے وہ احمدی ہوئے ہیں اس عرصے کے دوران پمفلٹ تو انہوں نے تقریباً اڑھائی ہزار تقسیم کئے ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے شوق اور دعا اور مسلسل محنت سے اب تک صرف یہ شخص سات سو سے اوپر افراد کو اپنی تبلیغ سے احمدیت میں شامل کروا چکا ہے۔

پھر ایک صاحب شیخ جاوید صاحب ہیں۔ انہوں نے گزشتہ سال ہی بیعت کی تھی۔قرآن کریم کے تاجر تھے۔مسلمان تھے۔گیمبیا میں انہیں چھ مہینے کی ٹریننگ دی گئی اور پارٹ ٹائم معلم کے طور پر رکھ لیا گیا۔کہتے ہیں اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت اور نورانی وجود ہے جوان سے کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی عبادت اور کام کو اور بڑھائیں۔اپنی عبادت اور کام کو اور بڑھائیں۔ چنانچہ وہ بڑے پُر جوش انداز سے تبلیغ کرنے لگ گئے ہیں۔تبلیغ کی خاطر کئی کلومیٹر اور کئی کئی گھنٹے پیدل سفر کرتے ہیں۔نئی نئی جماعتیں ان کے ذریعہ سے بن رہی ہیں اور انہوں نے بھی تقریباً دو سو سے اوپر افراد کو احمدیت کا پیغام پہنچا کر انہیں جماعت میں شامل کیا اور اب جو شامل ہونے والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں بھی شامل کیا جارہا ہے اور اسی ذریعہ سے وہ باقاعدہ رابطے میں رہتے ہیں۔

پس یہ لوگ ہیں جو بعد میں آرہے ہیں لیکن اپنے وقت کے ضائع ہونے کو محسوس کرتے ہوئے اپنی عبادتوں میں بھی اور تبلیغی کاموں میں بھی طاق ہو رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص میں اضافہ فرماتا چلا جائے اور ہم میں سے جو کمزور ہیں، جن کے گھروں میں احمدیت کئی دہائیوں سے آئی ہوئی ہے بلکہ باپ دادا سے آئی ہوئی ہے وہ اپنے آپ کو اس مقام پر لانے کی کوشش کریں جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیکھنا چاہتے ہیں۔

میں نے نماز باجماعت کی ابھی بات کی تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے لئے کیا معیار مقرر فرماتے ہیں۔نماز باجماعت تو فرض ہے۔ایک صحت مند مرد کے لئے اس کو ادا کرنا ضروری ہے۔ آپ ایک جگہ اپنی جماعت کے افراد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ہر شخص تہجد کے لئے اُٹھنے کی کوشش کرے۔(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 208) اور اب آپ انصار کی عمر تو ایسی ہے جن کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور توجہ کرنی چاہئے۔کجا یہ کہ اس بات پر خوش ہو جائیں کہ ہمارے پندرہ فیصد ممبر نماز باجماعت پڑھتے ہیں۔اگر صرف عاملہ ممبران ہی مقامی سطح سے لے کر مرکزی سطح تک نماز باجماعت کی طرف توجہ کریں تو پینتیس سے پچاس فیصد حاضری تو انہیں کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے۔ اگر انصار اس سلسلہ میں اپنے نمونے دکھائیں تو خدام تو پھر خود بخود ان کے نمونے دیکھ کر عمل کرنے شروع کر دیں گے۔ جب خود عمل نہیں کر رہے تو دوسروں کو کیا نصیحت ہوگی۔

آپ علیہ السلام نے ایک جگہ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے۔اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔اس لئے تم کو چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 351-352 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَةِ (آل عمران :56) (یعنی اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی ہے ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا ہے قیامت کے دن تک بالا دست رکھوں گا یا بالا دست کروں گا۔ان کو فوقیت دوں گا۔وہ ترقی کرنے والے ہوں گے) آپ فرماتے ہیں کہ ’’یہ تسلی بخش وعدہ ناصرة میں پیدا ہونے والے ابن مریم سے ہوا تھا مگر میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ یسوع مسیح کے نام سے آنے والے ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں الفاظ میں مخاطب کر کے بشارت دی ہے۔‘‘یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی انہیں الفاظ میں بشارت دی ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدۂ عظیم اور بشارتِ عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امّارہ کے درجہ میں پڑے ہوئے، فسق و فجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 103-104 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں اور تقویٰ اختیار کریں تا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ہمیں ملے۔پس آج انصار اللہ کی تنظیم کو 75 سال پورے ہونے کا اگر ہم صحیح فیض اُٹھانا چاہتے ہیں یا اس لئے منا رہے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنیں تو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کی باتوں کو سن کر اس پر عمل کریں۔اپنے دلوں کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے بنائیں۔کامیابی اسی میں ہے کہ ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کریں اور ان کامیابیوں کا حصہ بنیں جن کی بشارت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی ہے۔

آج امریکہ میں بھی انصار اللہ کا اجتماع ہو رہا ہے جیسا کہ میں نے ذکر کیا اور شاید کسی اور ملک میں بھی ہو رہا ہو۔ ہر جگہ انصار اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔مختلف ممالک کے نمائندگان یہاں آئے ہوئے ہیں وہ بھی اس بات کو نوٹ کریں اور اپنے انصار کو جا کر بتائیں اور ان کے جو انصار سن رہے ہوں گے ان کو بھی بتائیں اور میرا خیال ہے دنیا میں ہر جگہ تو سن ہی رہے ہوں گے۔اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ کریں۔قرآن کریم کی تعلیم کو جہاں اپنے پر لاگو کریں وہاں اگلی نسلوں کی فکر کرتے ہوئے انہیں بھی اسی انعام سے وابستہ رکھیں جو انعام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں دیا ہے اور پھر نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ پیدائشی احمدی اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے نئے آنے والوں سے نیکیوں میں آگے نکلنا ہے اور نئے آنے والے اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے پُرانے احمدیوں کو نیکیوں میں پیچھے چھوڑ دینا ہے۔امریکہ کے انصار اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے حقیقی انصار اللہ بنتے ہوئے برطانیہ کے انصار اللہ کو پیچھے چھوڑنا ہے اور برطانیہ کے انصار اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے دنیا میں رہنے والے ہر ناصر کو، ہر شخص کو پیچھے چھوڑنا ہے اور نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔اور اسی طرح جرمنی ، کینیڈا، انڈونیشیا ،غانا، نائیجیریا، پاکستان، ہندوستان،آئیوری کوسٹ اور دوسرے ممالک کے انصار یہ کوشش کرنے والے ہوں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے انصار اللہ ہونے کا حق ادا کرنا ہے۔عبادتوں میں بڑھنا ہے۔نیکیوں میں بڑھنا ہے۔اپنی نسلوں کی تربیت میں بڑھنا ہے۔اور جب یہ روح پیدا ہوگی تب ہی آپ ڈائمنڈ جوبلی منانے کا حق ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ 75 سال آئندہ روحانی اور عملی ترقیات کے لئے نیا سنگ میل ثابت ہوں اور انصار اللہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے مددگار ہونے کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔اب دعا کرلیں۔(دعا)

☆......☆......☆

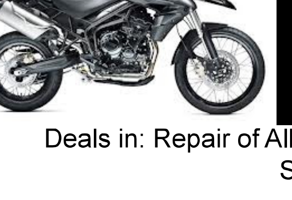
Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2014

رشتہ ناطہ کے مسائل قرآن وحدیث اور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں

محمد عنایت اللہ، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ (البقرۃ آیت: ۲۲۲)

اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور یقینا ایک مؤمن لونڈی ایک آزاد مشرکہ سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کیسی ہی پسند آئے اور مشرک مردوں سے (اپنی لڑکیوں کو) نہ بیاہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور یقینا ایک مؤمن غلام ایک (آزاد) مشرک سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کیسا ہی پسند آئے یہ وہ لوگ ہیں جو آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے اذن سے (تمہیں) جنت کی طرف اور بخشش کی طرف بلا رہا ہے اور وہ لوگوں کے لئے اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ (النور آیت نمبر ۳۳)

اور تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں انکی بھی شادی کرواؤ اور اسی طرح جو تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیک چلن ہوں انکی شادی کراؤ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی بنا دیگا۔ اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا ہے (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

قابل احترام صدر مجلس اور معزز سامعین!

جیسا کہ آپ سن چکے ہیں خاکسار کی تقریر کا عنوان ”رشتہ ناطہ کے مسائل قرآن وحدیث اور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں“ ہے

معزز سامعین! دین اسلام میں انسان کی روحانی اور جسمانی تندرستی اور ترقی کیلئے نکاح کو لازم قرار دیا گیا ہے چنانچہ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

النکاح من سنتی (ابن ماجہ: باب النکاح)

یعنی نکاح میری سنت میں سے ہے۔ نکاح کے فلسفہ کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرماتے ہوئے فرمایا:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔ (بخاری مسلم)

یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اے نوجوانوں کے گروہ تم میں سے جو نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ نکاح کرے کیوں کہ یہ غض بصر کا ذریعہ اور جنسی پاکیزگی کا باعث ہے اور جو تم میں سے استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ روزہ رکھے یہ اس کے لئے ڈھال ہوگا۔

رہبانیت یعنی نکاح نہ کر کے بغیر نکاح کے زندگی گزارنا اسے اسلام نے ناپسند فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بعض عیسائیوں کی اس بدعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ

اور ہم نے ان پر رہبانیت فرض نہیں کی تھی۔ جو انہوں نے بدعت بنالی (سورۃ الحدید۔ ۲۸)

اللہ تعالیٰ کے مامورین، انبیاء اور مرسلین کی بعثت کا زمانہ وہ ہوتا ہے جب انسانی زندگی کا ہر شعبہ ”ظھر الفساد فی البر والبحر کا مصداق ہوتا ہے۔ اپنی بدعملیوں کے باعث انسان اخلاقی و روحانی اعتبار سے ظلمت و فساد کا شکار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مامورین جب بنی نوع انسان تک پیغام حق پہنچاتے ہیں تو جو وجود پیغام پہنچانے سے پہلے تک ان کے نزدیک قابل عزت اور قابل اعتماد ہوتا ہے۔ وہ وجود انہیں سب سے برا لگنے لگتا ہے وہ اسے برا بھلا کہنے لگتے ہیں اس سے نفرت کرنے اور اس کی نسبت نفرت پھیلانے لگتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ جو پیغام وہ انہیں دے رہا ہوتا ہے۔ ان کے اپنے قائم کردہ رسم ورواج اور بدعات کے سراسر خلاف ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے تعلیم حاصل کر کے شرک کے خلاف جہاد کیا۔ لیکن معبودان باطلہ پر یقین رکھنے والوں کو یہ بات ہضم نہ ہوئی اور وہ آپ کے سخت مخالف ہوئے۔ اسی طرح جب مشرک مردوں اور عورتوں سے نکاح پر پابندی کا اعلان ہوا تو یہ بات بھی ان پر گراں گزری لیکن جن نیک فطرت انسانوں نے آپ کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے ایک خدا کے وجود کو تسلیم کیا وہ آپکی ہر بات کو تسلیم کرتے گئے آپ کے ہر حکم پر انہوں نے بغیر کسی چوں چرا کے لبیک کہا لیکن جو آپ پر ایمان نہیں لائے انہوں نے ہر بات میں آپ کی مخالفت کی۔

چنانچہ رشتہ ناطہ کے تعلق سے عائد پابندیوں خصوصاً اس پابندی کی وجہ سے کہ اب مشرکین سے نکاح نہیں ہو سکتے۔ بعض کمزور ایمان والوں کو مشکلات کا سامنا نظر آنے لگا۔

اللہ تعالیٰ نے پیش آنے والی مشکلات جنہیں وہ علیم وخبیر خدا تعالیٰ بہت بہتر طور پر جانتا تھا ان کے حل کے تعلق سے تعلیمات بھی اپنے محبوب سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائیں۔ چنانچہ سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۲۲ اور سورۃ النور آیت نمبر ۳۳ میں جن کی خاکسار نے تقریر کی ابتداء میں تلاوت کی ہے رشتہ ناطہ کے تعلق سے آمدہ مشکلات کا حل فرماتے ہوئے بتایا کہ آئندہ مؤمنین نے مشرک عورتوں اور مشرک مردوں سے نکاح نہیں کرنے ہیں بلکہ ان کے مقابل پر مؤمن عورتوں اور مردوں کو نکاح کیلئے منتخب کرنا ہے خواہ لونڈیوں اور غلاموں سے انہیں نکاح کرنے پڑیں فرمایا ان کیلئے یہی بہتر ہے خواہ آزاد عورتیں اور مرد انہیں کتنے ہی پسند ہوں۔

مشرکین سے نکاح کی پابندی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آگے فرمایا ہے کہ یہ مشرکین جن سے تمہیں شادی کرنے سے منع کیا جا رہا ہے۔ یہ تمہیں جہنم کی طرف بلانے والے ہیں۔ اور دراصل وہ جہنم اس دنیا میں خود تمہاری طرف سے پیدا کردہ ہوگی۔ یعنی مشرکین سے شادی بیاہ کے تعلقات کے نتیجہ میں جس معاشرتی زندگی کی طرف اسلام لے جانا چاہتا ہے اور جو اخلاقی و روحانی قدریں تم کو عطا کرنا چاہتا ہے وہ تمہیں ایک دیندار مؤمن مرد و عورت سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں جس کے نتیجہ میں تم جنتی زندگی کے وارث بن سکتے ہو۔

سورۃ النور کی آیت نمبر 33 میں شادی بیاہ کے تعلق سے غیر مسلموں کے رسوم و رواج کی نفی کرتے ہوئے فرمایا کہ بیوہ عورتوں سے بھی شادیاں کیا کرو یہ بھی معاشرے کو پاکیزگی کی طرف لے جانے کے لئے بہتر ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

”بیوہ کے نکاح کا حکم اسی طرح ہے جس طرح کہ باکرہ کے نکاح کا حکم ہے۔ چونکہ بعض قومیں بیوہ عورت کا نکاح خلاف عزت خیال کرتے ہیں اور یہ بدرسم بہت پھیلی ہوئی ہے۔ اس واسطے بیوہ کے نکاح کے واسطے حکم ہوا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ہر بیوہ کا نکاح کیا جائے۔ نکاح تو اسی کا ہوگا جو نکاح کے لائق ہے اور جس کے واسطے نکاح ضروری ہے“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 320)

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اصل مقصد دینداری ہے چاہے ایک مومن غلام یا کنیز سے شادی کرنے سے حاصل ہو چاہے ایک مومن بیوہ عورت سے شادی کرنے سے حاصل ہو اسی لئے سرور کائینات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مقام پر فرمایا کہ:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کسی عورت سے نکاح کی چار ہی وجہیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو اس کے مال کی وجہ سے۔ یا اس کے خاندان کی وجہ سے۔ یا اس کے حسن وجمال کی وجہ سے یا اس کی دین داری کی وجہ سے لیکن تو دیندار عورت کو ترجیح دے۔ اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دیندار عورت حاصل ہو۔

(بخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین)

معزز سامعین! ہمارے وہ احمدی گھرانے جن میں رشتہ طے کرتے وقت دین کی بجائے دنیا کے جھوٹے معیاروں اور اناؤں کو ترجیح دی جاتی ہے انہیں ان آیات پر بہت غور کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی بہت ضرورت ہے اور یہ امر یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کس طرح احکام الٰہی اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں آزاد مشرک مردوں وعورتوں کو چھوڑ کر غلاموں اور کنیزوں کو قبول کر لیا اور کس طرح انہوں نے باکرہ مشرک عورتوں کو چھوڑ کر بیواؤں کو ترجیح دی اس کے نتیجہ میں جہاں ابتدائی دور میں مسلمانوں کے رشتہ ناطہ کے مسائل حل ہوئے تو دوسری طرف دور اوّل کے ان مسلمانوں نے جنت نظیر گھروں کی بنیادیں رکھیں اور جنتوں کی ان خوشبوؤں کو تمام دنیا میں پھیلاتے چلے گئے۔

سامعین کرام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ جن کو اللہ تعالیٰ نے اس دور میں احیائے دین اور اقامت شریعت کے لئے مبعوث فرمایا آپ نے بھی رشتہ ناطہ کے تعلق سے جو ہدایات ہمیں دی ہیں اور آج کے دور میں خلفائے کرام کی طرف سے جو ہدایات جاری ہو رہی ہیں۔ اگر ہم بھی اپنے احمدی معاشرہ کو جنت نظیر بنانا چاہتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی قربانی کی مثالیں قائم کرتے ہوئے آپ کی ہدایات پر عمل کریں۔

ایک اور بہت ہی پیاری حدیث ہے جسے حضرت ابو حاتمؓ نے روایت کیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص رشتہ لے کر آئے جس کی دین داری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں اسے رشتہ دے دیا کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ فساد پیدا ہوگا۔

سوال کرنے والے نے سوال کرنا چاہا لیکن آپ نے تین دفعہ یہی فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی شخص رشتہ لے کر آئے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اسے رشتہ دیا کرو۔

(ترمذی کتاب النکاح باب ماجاء کم عن ترضون دینہ)

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان ارشادات مبارکہ کی وضاحت فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 24 دسمبر 2004ء بمقام

پیریس فرانس میں فرماتے ہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرف توجہ دلائی ہے کہ دیندار لڑکے سے رشتہ کرلیا کرو مالی کمزوری بھی اگر ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ دین پر قائم ہے تو اللہ تعالیٰ مالی حالت بھی درست فرمادے گا اسی لئے جب بچیوں کے رشتے آتے ہیں تو زیادہ لٹکانا نہیں چاہئے بلکہ اگر دینداری کی تسلی ہوگئی ہے تو رشتہ کردینا چاہئے اسی طرح لڑکوں کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ رشتہ کرتے وقت لڑکی کی ظاہری اور دنیاوی حالت کو نہ دیکھو۔اس حیثیت کو نہ دیکھا کرو بلکہ یہ دیکھو کہ اس میں نیکی کتنی ہے۔
فرمایا:اس طرف توجہ دلاکر آئندہ نسلوں کے دیندار ہونے کے ظاہری سامان کی طرف اصل میں توجہ دلائی ہے۔اپنے گھریلو ماحول کو پرسکون بنانے کی طرف توجہ دلائی ہے کیونکہ اگر ماں نیک اور دیندار ہوگی تو عموماً اولاد بھی دیندار ہوتی ہے۔اور نیک اور دیندار اولاد سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں ہے جو انسان کو سکون پہنچا سکے۔ایک مؤمن کیلئے معاشرے میں عزت کا باعث نیک اور دیندار اولاد ہی بن سکتی ہے۔
فرمایا:تو اسطرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے یہ شکایتیں اب بڑی عام ہونے لگ گئی ہیں کہ۔بچی نیک ہے،شریف ہے با اخلاق ہے پڑھی لکھی ہے جماعتی کاموں میں حصہ بھی لیتی ہے لیکن شکل ذرا کم ہے یا قد اس کے دیکھنے والوں کے معیار کے مطابق نہیں ہے۔تو لوگ آتے ہیں دیکھتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔
فرمایا اس بارہ میں پہلے بھی ایک دفعہ توجہ دلا چکا ہوں کہ شکل اور قد کاٹھ تو تصویر اور معلومات کے ذریعہ سے بھی پتہ لگ سکتا ہے پر گھر جا کر بچیوں کو دیکھنا اور ان کو تنگ کرنے کی کیا ضرورت ہے اس لئے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان چیزوں کو نہ دیکھو۔دینداری کو دیکھو
اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی نسلوں کو سنبھالنا ہے تو دینداری دیکھا کرو اگر بچیوں کی دینداری دیکھیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کے وارث بھی بنیں گے اور اپنی نسل کو بھی دین پر چلتا ہوا دیکھنے والے ہونگے۔فرمایا
بعض لوگ تو رشتے کے وقت لڑکیوں کو اس طرح ٹٹول کر دیکھ رہے ہوتے ہیں۔جس طرح قربانی کے بکرے کو ٹٹولا جاتا ہے شادی تو ایک معاہدہ ہے۔ایک فریق کی قربانی کا نام نہیں ہے بلکہ دونوں فریقوں کی ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا نام ہے۔یہ ایسا بندھن ہے۔حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا تو سامان زیست ہے اور نیک عورت سے بڑھ کر اور کوئی سامان زیست نہیں ہے۔(ابن ماجہ۔ابواب النکاح باب افضل النساء)
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں پس ان لوگوں کے لئے جو ہر چیز کو دنیا کے پیمانے سے ناپتے ہیں ان کو بھی یہ حدیث ذہن میں رکھنی چاہئے کہ نیک عورت سے بڑھ کر تمہارے لئے کوئی زندگی کا اور دنیاوی سامان نہیں ہے۔نیک عورت تمہارے گھر کو بھی سنبھال کے رکھے گی اور تمہاری اولاد کی بھی اعلیٰ تربیت کرے گی نتیجتاً تم دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل کرنے والے ہوں گے۔
فرمایا پھر ایک اور روایت میں آتا ہے حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صالح مرد اور صالح عورتوں کی شادی کروایا کرو۔
(سنن دارمی۔کتاب النکاح باب فی النکاح الصالحین)
تو اسمیں بھی نیک لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی کی طرف اشارہ ہے اور یہ نیک کام معاشرے کو فساد سے بچانے کا ذریعہ ہے اس لئے اس میں جلدی کرنی چاہئے لیکن آجکل تو بعض دفعہ دیکھا ہے ایسے لوگ کافی تعداد میں ہیں۔ماں باپ کیساتھ لڑکے آتے ہیں چونتیس پینتیس سال کی عمر ہوتی ہے لیکن ان کو اپنے ساتھ چمٹائے رکھا ہوا ہے ان کی ابھی تک شادیاں نہیں کروائیں۔شادی کی طرف توجہ نہیں دیتے۔بعض لوگ ایسے ہیں جو بیٹیوں کی کمائی کھانے کیلئے اس طرح کررہے ہوتے ہیں اور جو بیٹیوں کی کمائی کھانے والے ہیں وہ صرف اس لئے کہ گھر کے جو لڑکے ہیں وہ نکمے ہیں کوئی کام نہیں کررہے پڑھے لکھے نہیں اس لئے گھر بیٹیوں کی کمائی پر چل رہا ہے اور اگر شادی کریں بھی تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ داماد گھر داماد بن کر رہے۔گھر میں ہی موجود رہے۔جو اکثر ناممکن ہوتا ہے جس سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اسلئے شادی کرنے کے بعد اگر میاں بیوی علیحدہ رہنا چاہتے ہیں اور ان کو توفیق ہے اور والدین عمر کے اس آخری حصے میں نہیں پہنچے ہوتے جہاں انکو ابھی کسی کی مدد کی ضرورت ہو اور کوئی بچہ ان کے پاس نہ ہو پھر تو ایک اور بات ہے۔قربانی کرنی پڑتی ہے وہ بھی لڑکوں کا کام ہے اگر کسی کے گھر لڑکا نہ ہو تو پھر لڑکی کی مجبوری ہے لیکن عموماً لڑکی بیاہ کر جب دوسرے گھر میں بھیج دی تو اس کو اپنا گھر بسانے دینا چاہئے اور اس طرف جماعتی نظام کیساتھ ہماری تینوں ذیلی تنظیمیں لجنہ، خدام، انصار ان کو بھی توجہ دینا چاہئے ان کو بھی اپنے طور پر تربیت کے تحت سمجھاتے رہنا چاہئے۔انصار والدین کو سمجھائیں۔لجنہ والدین کو لڑکیوں کو اور خدام لڑکوں کو سمجھائیں۔
خواتین وحضرات سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ ہدایات جو قرآن و حدیث کی ہی تفسیر و تفصیل ہیں کو بہت غور سے سننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ جماعت احمدیہ کے رشتہ ناطہ کے تعلق سے مسائل کا حل ان ہی ہدایات پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔جو احمدی ان ہدایات پر عمل پیرا ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہے۔
سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:اس زمانے میں بڑی فکر کیساتھ قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کی حضرت مسیح موعودؑ نے کوشش فرمائی ہے اور خاص طور پر یہ کوشش اور توجہ فرمائی کہ احمدی لڑکیوں اور لڑکوں کے رشتے جماعت میں ہی ہوں تا کہ آئندہ نسلیں دین پر قائم رہنے والی نسلیں ہوں آپ نے جماعت میں رشتے کرنے کے بارے میں آپس میں بڑی تلقین فرمائی ان لوگوں کے لئے جو غیروں میں رشتے کرتے ہیں یہ ان کے لئے ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم اور اس کی بزرگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہو رہی ہے اور اب ہزاروں تک اسکی نوبت پہنچ گئی ہے اور عنقریب بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں تک پہنچنے والی ہے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں تک پہنچی ہوئی ہے اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ ان کے باہمی اتحاد کے بڑھانے کے لئے اور نیز ان کو اہل و اقارب کے بد اثر اور بد نتائج سے بچانے کیلئے لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاح کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے۔یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہو کر متعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجے تک پہنچ گئے ہیں ان سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہوگئے ہیں جب تک کہ وہ توبہ کر کے اسی جماعت میں داخل نہ ہوں اور اب یہ جماعت کسی بات میں ان کی محتاج نہیں مال میں، دولت میں، علم میں، فضیلت میں، خاندان میں، پرہیزگاری میں، خدا ترسی میں سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں اور ہر ایک اسلامی قوم کے لوگ اس جماعت میں پائے جاتے ہیں تو پھر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے جو ہمیں کافر کہتے ہیں۔اور ہمارا نام دجال رکھتے یا خود تو نہیں مگر ایسے لوگوں کے ثناخوان اور تابع ہیں۔
یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑے گا اور ایک باپ بیٹے سے علیحٰدہ نہیں ہوگا تب تک وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
سو تمام جماعت توجہ سے سن لے راست باز کیلئے ان شرائط پر پابند ہونا ضروری ہے اس لئے میں نے انتظام کیا ہے کہ آئندہ خاص میرے ہاتھ میں مستور اور مخفی طور پر ایک کتاب رہے جس میں اس جماعت کی لڑکیوں اور لڑکوں کے نام لکھے رہیں اور اگر کسی لڑکی کے والدین اپنے کنبہ میں ایسی شرائط کا لڑکا نہ پاویں جو اپنی جماعت کے لوگوں میں سے ہو اور نیک چلن اور نیز ان کے اطمینان کے موافق لائق ہو۔ایسا ہی اگر ایسی لڑکی نہ پاویں تو اس صورت میں ان پر لازم ہوگا کہ وہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس جماعت میں سے تلاش کریں اور ہر ایک کو تسلی رکھنی چاہیئے کہ ہم والدین کے سچے ہمدرد اور غمخوار کی طرح تلاش کریں گے۔اور حتی الوسع یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی جو تلاش کئے جائیں اہل رشتہ کے ہم قوم ہوں اور اگر یہ نہیں تو ایسی قوم میں سے ہوں جو عرف عام کے لحاظ سے باہم رشتہ داریاں کرلیتے ہوں اور سب سے زیادہ یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی نیک چلن اور لائق بھی ہوں اور نیک بختی کے آثار ظاہر ہوں۔یہ کتاب پوشیدہ طور پر رکھی جائے گی اور وقتاً فوقتاً جیسی صورتیں پیش آئیں گی اطلاع دی جائے گی اور کسی لڑکے یا لڑکی کی نسبت کوئی رائے ظاہر نہیں کی جائے گی جب تک اس کی لیاقت اور نیک چلنی ثابت نہ ہو جائے۔اس لئے ہمارے مخلصوں پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کی ایک فہرست اسماء بقید عمر و توقیت بھیج دیں تا وہ کتاب میں درج ہوجائے۔
(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 51_50)
سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اسی اعلان کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔
یہ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اعلان تھا اس کے تحت اب یہ شعبہ رشتہ ناطہ مرکز میں بھی قائم ہے۔تمام دنیا میں بھی قائم ہے۔بعض انفرادی طور پر بھی لوگ دلچسپی رکھتے ہیں۔ان کے سپرد بھی یہ کام جماعتی طور پر کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے طے

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
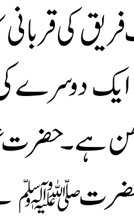
جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ہوتے ہیں لیکن پھر بھی بعض مشکلات ہیں اللہ تعالیٰ وہ بھی دور فرمائے لیکن اس میں ان لوگوں کا بھی تسلی بخش جواب ہے جو یہ کہتے ہیں کہ باہر ہمیں رشتے کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔

فرمایا اگر خود ایسے لوگ کافر نہیں کہتے یا فتوے نہیں لگاتے لیکن ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں خوف کی وجہ سے کچھ کہہ نہیں سکتے۔ان کی مسجدوں میں جاتے ہیں ان کی باتیں سنتے ہیں تو وہ ان ہی لوگوں میں شامل ہیں اور ایسے لوگوں سے رشتہ داریاں نہیں کرنی چاہئیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے نام بھجیں۔اب ہمارا یہ شعبہ رشتہ ناطہ ہے جیسا کہ میں نے کہا جماعت میں ہر جگہ قائم ہے ان کے خلاف عموماً یہ شکایت ہوتی ہیں کہ لڑکیوں کے رشتے نہیں کرواتے اسکی ایک تو یہ دقت ہے کہ ماں باپ لڑکیوں کے نام بھجوا دیتے ہیں لیکن لڑکوں کے نام نہیں بھجواتے اگر لڑکے بھی فہرست میں ہوں تو پھر ہی رشتے کروانے میں سہولت بھی ہوگی۔عموماً لڑکیوں کی تعداد نسبتاً لڑکوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ٹھیک ہے۔لیکن نسبت اتنی زیادہ ہی ہے کہ اگر 51-52 لڑکیاں ہیں تو 48-48 لڑکے ہوں گے لیکن جو جماعت کے پاس کوائف آتے ہیں اس میں اگر 7-8 لڑکیوں کے کوائف ہوتے ہیں تو ایک لڑکے کے کوائف ہوتے ہیں اس طرح تو پھر رشتے ملانے بہت مشکل ہوجاتے ہیں۔اگر دونوں طرف کے مکمل کوائف آئیں تو رشتے کروانے میں سہولت ہوگی لڑکوں کے رشتے بعض دفعہ ماں باپ دونوں ہی بلکہ اکثر خود کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوائے قریبی رشتہ داریوں کے یا عزیز داریوں کے لڑکوں کے رشتے کے لئے بھی نام اور فہرست اور کوائف نظام جماعت کو مہیا ہونے چاہئیں تبھی پھر لڑکیوں کے رشتے بھی ہو سکتے ہیں۔تاکہ آپس میں دیکھ کے طے کئے جا سکیں۔اس لئے والدین کے علاوہ لڑکوں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے کہ ایک تو جماعت کے اندر لڑکیوں کا رشتہ طے کرنے کی کوشش کریں اور اگر اپنے عزیز رشتہ داروں میں نہیں ملتا تو جماعتی نظام کے تحت طے کرنے کی کوشش کریں اور پھر بعض لوگ خاندانوں اور ذاتوں اور شکلوں وغیرہ کے مسئلے میں الجھ جاتے ہیں۔تھوڑا سا میں نے پہلے بھی بتایا تھا اور پھر انکار کر دیتے ہیں۔ پھر ان مسئلوں میں اس طرح الجھتے ہیں تو پھر لڑکیوں کے رشتے طے کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔تو یہ ذاتیں وغیرہ بھی اب چھوڑنی چاہئیں۔

اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں خدا تعالیٰ نے محض عرف کیلئے یہ ذاتیں بنائی ہیں اور آجکل تو بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا میرے نزدیک ذات کی کوئی سند نہیں حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے تو پھر ان چیزوں کے چکر میں نہیں پڑنا چاہیئے۔

اب آخر میں سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند دعائیہ کلمات جو آپ نے مختلف اعلانات نکاح کے مواقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کئے ہیں پیش کرتا ہوں سامعین سے میری درخواست ہے کہ وہ دُعائیہ کلمات کے آخر میں آمین ضرور کہیں۔اور ان دُعاؤں کی اللہ تعالیٰ کے حضور شرف قبولیت پانے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو بھرپور رنگ میں متضرعانہ دعاؤں کیساتھ ادا کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق اپنے ہی فضل سے عطا فرماتا رہے۔آمین

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دُعائیہ کلمات اس طرح ہیں فرمایا:-

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ پر چلتے ہوئے رشتے قائم کرنے کی توفیق دے بچوں کے رشتے کروانے کی توفیق دے اور قُرآنی حکم کے مطابق یتیموں، بیواؤں ہر ایک کے رشتے کروانے کی توفیق دے نظام جماعت کو بھی اور لوگوں کو بھی معاشرے کو بھی اور سب بچیاں جن کے والدین پریشان ہیں ان سب کی پریشانیاں دور فرمائے۔آمین

❁...❁...❁

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21/ستمبر 2015ء بروز سوموار نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆**مکرمہ ممتاز قریشی صاحبہ، لندن (اہلیہ مکرم منور احمد صاحب، سابق پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو، سیرالیون)**

16/ستمبر 2015 کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مفتی فضل احمد صاحب آف بھیرہ کی بیٹی اور حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی بھتیجی تھیں۔آپ کو دیگر شعبہ جات میں خدمت کے علاوہ بطور صدر لجنہ بو، سیرالیون اور صدر لجنہ اسلام آباد پاکستان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ دومرتبہ عمرہ کی ادائیگی کی سعادت پائی۔ سالانہ جلسوں میں شمولیت کا خاص اہتمام کیا کرتیں۔ آپ منکسر المزاج، غریب پرور، خداترس، دعاگو، متوکل علی اللہ، صابرہ وشاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ثناء اللہ صاحب

(ابن مکرم محمد رفیق صاحب، جوہر ٹاؤن لاہور)

26/اگست 2015 کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں 41 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے حلقہ جوہر ٹاؤن میں نائب صدر، سیکرٹری وصایا اور زعیم حلقہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔اس سے قبل آپ کو بہاولنگر، ٹھوکر نیاز بیگ لاہور میں قائد مجلس کے طور پر بھی خدمات کی توفیق ملی۔ آپ مفت ہومیوپیتھک علاج کے ذریعہ اپنے علاقہ میں خدمت انسانی بجالا رہے تھے۔آپ اکثر باوضو رہتے اور شہادت کی آرزو رکھتے تھے۔اپنے بچوں کی بھی اچھی تربیت کیلئے کوشاں رہے اور انہیں نمازوں اور جماعت کی اطاعت کا پابند بنایا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم ممتاز احمد ملک صاحب (آف کوئٹہ)

9/ستمبر 2015 کو مختصر علالت کے بعد 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت خداترس، نیک دل، غریب پرور، ہر ایک کی مدد کرنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے نہایت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ اپنے قصبہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے کئی نوجوانوں کو بلا کر اپنے گھر میں رکھا اور انکی ملازمت کا بھی انتظام کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(3) مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب (آف جرمنی)

یکم ستمبر 2015 کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت چوہدری مولیٰ بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے ساتھ دفتر خدمت درویشان میں خدمت بجالانے کی توفیق ملی اور 1970 میں صدر انجمن سے ریٹائر ہوئے۔ 16 سال تک محلہ دارالرحمت وسطی میں سیکرٹری امور عامہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ جرمنی آنے پر 8 سال صدر جماعت Dreieich اور پھر 1999 سے تادم آخر شعبہ تبلیغ میں اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تبلیغ کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک اور ہمدرد انسان تھے۔ خلافت سے عقیدت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ مختلف ریلوے اسٹیشنوں پر تبلیغی فلائرز تقسیم کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم محمد رمضان بھٹہ صاحب (ابن چوہدری فتح دین صاحب آف 96 جڑانوالہ حال مقیم سمن آباد لاہور)

8/ستمبر 2015 کو ہارٹ اٹیک سے 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سلسلہ کے فدائی خادموں میں سے تھے۔ لمبے عرصہ تک لوکل اور ضلعی سطح پر مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ جن میں سیکرٹری مال، سیکرٹری امور عامہ، صدر جماعت، قائد ضلع فیصل آباد اور نائب زعیم انصار اللہ ضلع فیصل آباد کی خدمتیں شامل ہیں۔ ان کی قیادت میں ضلع نے علم انعامی بھی حاصل کیا، مرحوم انتہائی زندہ دل، ملنسار اور ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 7 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم ڈاکٹر رشید انور صاحب

(آف گولارچی، سندھ، حال ناروے)

8/ستمبر 2015 کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔آپ کو 1974 اور 1998 میں دومرتبہ اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت ملی۔ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، بہت شفیق، غریب پرور، مہمان نواز، ہر ایک کے ہمدرد نیک اور مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ بہت اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ منزہ حنا غفور صاحبہ

(آف Isherlohn، جرمنی)

گزشتہ دنوں جرمنی میں مختصر علالت کے بعد 23 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے حلقے میں لجنہ اماء اللہ کی جنرل سیکرٹری اور خدیجہ میگزین کی کارکنہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور جماعتی لٹریچر کے جرمن ترجمہ کی سعادت بھی پارہی تھیں۔ مرحومہ کو خدمت دین کا بہت شوق تھا۔ نمازوں کی پابند، دعاگو، محنتی، ہمدرد اور بڑی ملنسار تھیں۔ ہر ایک کا خیال رکھنے والی، پردہ کی پابند، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی اور وفا کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بہن اور تین بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کے والدین اور سب بہن بھائی کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمات کی توفیق پارہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ☆......☆......☆

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

وصـــایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7642: میں باصرہ مبشر بنت مکرم محمد نذیر مبشر صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17/اپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: انگوٹھی 3 گرام، بالی 5 گرام۔ زیور نقرئی: 5 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اسلم الامۃ: باصرہ مبشر گواہ: عمران احمد

مسل نمبر 7643: میں نعیم احمد افتخار ولد مکرم افتخار المجیب صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6/ستمبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔اراضی زمین واقع کاہلواں تقریباً 10 مرلہ،ایک مکان،اراضی واقع ننگل 10 مرلہ۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد بیگ العبد: نعیم احمد افتخار گواہ: حافظ محمد اکبر

مسل نمبر 7644: میں شاہین زوجہ مکرم نعیم احمد افتخار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6/ستمبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/45,000 روپے۔ زیور طلائی: 6 چوڑیاں، 6 انگوٹھیاں، 2 نیک لس، 1 برس لٹ، 2 چین (وزن اندازاً 181 گرام 22 کیرٹ)۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نعیم احمد افتخار الامۃ: شاہین گواہ: طاہر احمد بیگ

مسل نمبر 7645: میں نغمہ مصور زوجہ مکرم مصور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم/ستمبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 14.490 گرام (22 کیرٹ)۔زیور نقرئی: 211.620 گرام۔حق مہر: -/45,000 بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مصور احمد الامۃ: نغمہ مصور گواہ: مبارک احمد امینی

مسل نمبر 7646: میں عبد القدیر احمد ولد مکرم عبد المنان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 38 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: ساکن H.No11-1-1203-1 حبیب نگر، ملّا پلی ضلع حیدر آباد۔بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3/جولائی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک رہائشی مکان ہے جو دو بھائیوں کا حصہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/16,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد ریلوے العبد: عبد القدیر احمد گواہ: واجد احمد انصاری

مسل نمبر 7647: میں ناصر احمد ولد مکرم عبد المنان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن H.No11-1-1203-1 حبیب نگر، ملّا پلی ضلع حیدر آباد۔بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28/جون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک رہائشی مکان ہے جو دو بھائیوں کا حصہ ہے، ایک پلاٹ جو 100 مربع گز پر مشتمل ہے ضلع محبوب نگر میں۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/13,500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد ریلوے العبد: ناصر احمد گواہ: عبد القدیر احمد

مسل نمبر 7648: میں نسرین جہاں زوجہ مکرم ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 11-2-558/1 ڈاکخانہ حبیب نگر ضلع حیدر آباد۔بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21/اگست 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 12 تولہ (22 کیرٹ)۔زیور نقرئی: 8 تولہ۔حق مہر: -/15,125 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد الامۃ: نسرین جہاں گواہ: ناصر احمد

مسل نمبر 7649: میں عذرا یٰسمین زوجہ مکرم عبد القدیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت: 7/جولائی 2015 ساکن مکان نمبر 11-2-558/1 ڈاکخانہ حبیب نگر ضلع حیدر آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7/جولائی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔طلائی زیور: 10 تولہ (22 کیرٹ)۔زیور نقرئی: 15 تولہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد الامۃ: عذرا یٰسمین گواہ: عبد القدیر احمد

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

جماعتی رپورٹیں

کنڑ زبان کے واحد جماعتی رسالے یوگارشمی کے 40 سال پورے ہونے پر خصوصی اجلاس کا انعقاد

۞ جماعت احمدیہ منگلور کی احمدیہ مسجد میں کنڑ زبان کے رسالے ’’یوگارشمی‘‘ کے 40 سال پورے ہونے پر مورخہ 4-9-15 کو ایک خصوصی اجلاس کا انعقاد ہوا جس میں رسالے کا خصوصی نمبر جاری کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ظفر احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں خاکسار نے رسالہ کے 40 سالہ دور کی مکمل روئداد بیان کی۔ مکرم آصف احمد خادم صاحب نے خصوصی نمبر کو ریلیز کیا۔ موصوف نے بتایا کہ یہ رسالہ کنڑ زبان کا واحد اسلامی رسالہ ہے جو مسلسل 40 سال سے جاری ہے۔ موصوف کے علاوہ مکرم جی۔ ایس عبد الرحیم صاحب، مکرم کے۔ ایم علی صاحب، مکرم وی۔ اے رشید صاحب اور مکرم ایم۔ عبد السلام صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقعہ پر یوگارشمی کے دیرینہ ساتھی مکرم ایم عبید اللہ صاحب بھی موجود تھے۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(محمد یوسف، ایڈیٹر رسالہ یوگارشمی وصدر جماعت منگلور)

جماعت احمدیہ سکندرآباد میں تربیتی اجلاس

۞ مورخہ 4؍ستمبر 2015 بروز جمعہ جماعت احمدیہ سکندرآباد میں ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم محمد سُہیل صاحب امیر ضلع حیدرآباد نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فرید احمد صاحب نے کی بعد ازاں خاکسار نے نماز کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی اور مرکز سے آمدہ سرکلر بدرسومات سے اجتناب کے متعلق حاضرین جلسہ کو توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں تفسیر سورۃ الفاتحہ کا امتحان اور وقف نو بچوں کی کلاس

۞ مورخہ 6؍ستمبر 2015 بروز اتوار صبح 11 بجے مسجد الحمد سعید آباد میں دعوۃ الی اللہ کے زیر اہتمام تفسیر سورۃ فاتحہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امتحان لیا گیا۔ امتحان کی تیاری کیلئے مساجد میں درس دیا جاتا رہا۔ اس امتحان میں کُل 16 احباب وخواتین نے حصہ لیا۔ اسی دن بعد نماز عصر وقف نو بچوں کی کلاس لی گئی جس میں کُل 26 بچے شامل ہوئے۔ خاکسار نے بچوں کی کلاس لی اور آئندہ کلاس کیلئے نصاب مقرر کیا گیا۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد)

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ضلع جالندھر وہوشیار پور کا سالانہ اجتماع

۞ مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ضلع جالندھر وہوشیار پور کا سالانہ اجتماع مورخہ 13؍ستمبر 2015 بروز اتوار احمدیہ مسجد بشیر جالندھر میں منعقد ہوا جس میں بڑی تعداد میں خدام، اطفال اور لجنہ وناصرات نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر مکرم متین الرحمن صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم زبیر احمد طاہر صاحب مرکز سے بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد عہد دوہرایا گیا اور علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ نماز ظہر کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اختتامی نشست میں مہمانان خصوصی نے مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ اس موقعہ پر ایک دینی معلومات کوئز پروگرام کا انعقاد ہوا۔ صحیح جواب دینے والوں کو موقعہ پر ہی انعامات دیئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجتماع کے پروگراموں کا اختتام ہوا۔ اجتماع کی کل حاضری 150 احباب وخواتین پر مشتمل تھی۔ اگلے روز علاقہ کے کثیر الاشاعت اخبارات نے اجتماع کی خبریں شائع کیں۔

(منور علی صدیقی، قائد مجلس خدام الاحمدیہ جالندھر)

افسوس! مکرم چوہدری محمود احمد مبشر صاحب درویش قادیان وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس ! مکرم چوہدری محمود احمد مبشر صاحب درویش قادیان وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات 18؍ستمبر 2015 کو تقریباً 97 سال کی عمر میں قادیان میں ہوئی۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 19؍ستمبر 2015 کو بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ قادیان میں مکرم ومحترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ دُرویشان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے دعا کروائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2؍اکتوبر 2015 کو خطبہ جمعہ میں آپ کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا:

’’نماز کے بعد میں جنازے غائب پڑھاؤں گا کچھ۔ پہلا جنازہ جو ہے وہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر درویش مرحوم قادیان کا ہے جو حضرت چوہدری غلام محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ 18؍ستمبر کو تقریباً 97 سال کی عمر میں قادیان میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سرگودھا کے رہنے والے تھے پھر یہ 1934ء میں قادیان مدرسہ احمدیہ میں آئے۔ 1943ء میں فوج میں بھرتی ہوئے وہاں سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد انہوں نے زندگی وقف کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کے ارشاد پر قادیان آگئے اور قادیان میں آپ مختلف ادارہ جات میں کام کرتے رہے قائمقام آیڈیٹر اور نائب آیڈیٹر کی خدمت بجالاتے رہے۔ انجمن کے مختار عام کے طور پر بھی کام کیا، شاہجہاں پور میں۔ قادیان کے دفتر جائداد میں زمینوں کی نگرانی بھی کرتے رہے۔ خدمت کی ان کو کافی توفیق ملی۔ قاضی سلسلہ بھی تھے۔ دفتر دعوت وتبلیغ اور تعلیم وتربیت میں بھی خدمت کرتے رہے اور پھر وہیں سے یہ ریٹائر ہوئے، انجمن کی ملازمت سے۔ ہمیشہ شاعری بھی کیا کرتے تھے، لوگوں کے جذبات کا اپنے شعروں میں اظہار کرتے تھے۔ بڑے ہنس مکھ اور ملنسار تھے مہمان نوازی کا بڑا شوق تھا۔ قادیان میں غیر مسلم طبقے میں اپنے حسن معاشرت کی وجہ سے بہت مقبول تھے۔ کافی تعداد میں جنازے میں بھی غیر مسلم شامل ہوئے ہیں ان کے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے اور تین بیٹیاں عطا فرمائی تھیں۔ دو بیٹے قادیان میں ہیں جبکہ ایک بیٹا اور بیٹی پاکستان میں ہیں، دو بیٹیاں پاکستان میں ہیں۔ جو بھی مہمان قادیان آتا اس کی بڑی خدمت کرتے، چاہے واقف ہو یا ناواقف ہو اور ایک درویشی کا عرصہ بھی انہوں نے بڑے صبر اور حوصلے سے گزارا اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے ان کے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔‘‘

نماز جمعہ کے بعد حضور انور نے آپ کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔ (ادارہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز

098154-09445

سٹڈی ابراڈ

• Certified Agent of the British High Commission

• Trusted Partner of Ireland High Commission

• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

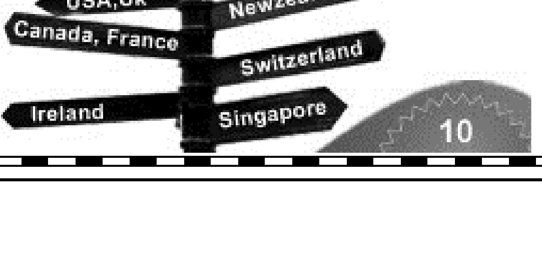

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

مکرم مولوی محمد نذیر مبشر صاحب مرحوم کا ذکر خیر

تنویر احمد خادم نائب ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ شمالی ہند

مکرم مولوی محمد نذیر مبشر صاحب صوبہ جموں و کشمیر کے موضع چارکوٹ (راجوری) کے رہنے والے تھے۔ مرحوم 1988ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل ہوئے پھر مولوی فاضل کی۔ بعد ازاں مرحوم 23 سال ہندوستان کے مختلف صوبہ جات مثلاً کرناٹک، یوپی، جموں و کشمیر اور خاص طور سے لمبا عرصہ صوبہ ہماچل میں بطور مبلغ خدمت بجا لاتے رہے۔ ہماچل میں موصوف کو بطور مبلغ انچارج قریباً 15 سال نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ مکرم مولوی صاحب موصوف کا ہماچل میں تقرر 1994ء میں اس وقت ہوا جبکہ ہماچل میں ایک بھی احمدی نہیں تھا۔ ہماچل میں جیسے ہی کام شروع ہوا نہ صرف غیر احمدیوں بلکہ غیر مسلموں کی طرف سے بھی شدید مخالفت شروع ہوگئی۔ مولوی صاحب موصوف نے باوجود مخالفت کے بڑی محنت اور ہمت سے کام جاری رکھا۔ خاکسار چونکہ 1994ء سے ہی بطور مرکزی نگران صوبہ پنجاب و ہماچل خدمت بجالا رہا تھا، اس لیے تبلیغ و تربیت کی خاطر اور بالخصوص جب مخالفت ہوتی اُس موقعہ پر خاکسار کو بار بار ہماچل جانے کا موقعہ ملتا تھا۔ خاکسار اس بات کا گواہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف انتہائی نڈر اور بہادر تھے۔ انتہائی مخالفت کے باوجود کبھی گھبرائے نہیں۔ مخالفت اس قدر تھی کہ بعض نئی جماعتوں میں مولوی صاحب کو جنگلوں کے راستہ سے چھپ چھپ کر مشن پہنچنا پڑتا۔ اور کئی مرتبہ ایسے مواقع آئے کہ مخالفین احمدیت (جس میں دو دو تین تین سو ہندو اور مسلمان سب شامل ہوتے تھے) نے مولوی صاحب اور خاکسار اور بعض مبلغین جس میں خاص طور پر مکرم مولوی رفیق احمد صاحب عاجز مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی افتخار احمد صاحب مبلغ سلسلہ قابل ذکر ہیں کو گھیر لیا اور ہم لوگوں کو جنگلوں کے راستہ اور کئی کئی میل بلند پہاڑیوں سے نکلنا پڑا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مخالفین احمدیت کے شرّ سے ہماری حفاظت فرمائی۔ الحمد للہ

مولوی صاحب کا ابتدائی تقرر ہماچل کی نئی قائم ہونے والی جماعت امب میں ہوا تھا۔ انتہائی مخالفت کے باوجود امب میں ایک چھوٹی سی جماعت قائم ہوگئی اور تبلیغ کا سلسلہ چل نکلا تو مخالفین احمدیت کی طرف سے سخت مخالفت شروع ہوگئی۔ مخالف مولویوں نے جب دیکھا کہ انتہائی کوشش اور سمجھانے کے باوجود نو مبایعین احمدیت سے پیچھے نہیں ہٹ رہے تو انہوں نے اُڑیشہ سے مولوی اسمٰعیل صاحب سونگڑوی کو بلوایا اور اس کے ساتھ ساتھ شملہ، سولن اور ہماچل کے دیگر علاقوں سے درجن سے زائد مولوی اکٹھے ہو گئے اور جماعت کو مباحثہ کا چیلنج دیا۔ چنانچہ مرکز قادیان کی طرف سے مباحثہ کے لیے ایک وفد جس میں مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم، مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب اور خاکسار تنویر احمد خادم شامل تھے ہماچل پہنچا۔ ہمارے ساتھ مولوی محمد نذیر مبشر صاحب جو ''امب'' میں ہی بطور مبلغ خدمت بجا لا رہے تھے شامل ہوئے۔ دوسری طرف درجن سے زائد مولوی اور بڑی تعداد میں ان کے چیلے شامل تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اس مباحثہ میں اس رنگ میں عظیم الشان فتح عطا کی کہ مولویوں کو اس وقت بھری محفل میں اس بات کا اقرار کرنا پڑا کہ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس مباحثہ کی جماعت کی طرف سے ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی تھی۔ اس وقت ہماچل میں ایک بھی منظّم جماعت نہیں تھی صرف چند گھر امب میں احمدی ہوئے تھے اور مولویوں نے اعلان کیا کہ آپ لوگوں کو ہم ہماچل میں ٹِکنے نہیں دیں گے اور آپ کو یہاں کوئی کامیابی نہیں ہوسکتی بہتر ہے آپ لوگ آج ہی واپس چلے جائیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہماچل میں 31 منظّم جماعتیں قائم ہیں۔ جو بفضلہٖ تعالیٰ حضور انور کی خصوصی توجہ، رہنمائی، دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ جس کیلئے مولوی صاحب مرحوم کی محنت دعاؤں اور کاوشوں کا بڑا دخل ہے۔ غیر احمدی مولویوں نے جب دیکھا کہ مباحثہ میں ہمیں کامیابی حاصل نہیں ہوئی تو اُنہوں نے مباحثہ کے بعد امب میں ہی ڈیرہ لگا لیا۔ اور مقامی افراد کو ڈرانا دھمکانا شروع کر دیا۔ مولویوں کی شدید مخالفت کی وجہ سے جو چند گھر احمدی ہوئے تھے وہ ڈر کی وجہ سے خاموش ہوگئے۔ چنانچہ ہم نے ڈنگوہ کے مقام پر تبلیغ شروع کر دی اور ڈنگوہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ گھر احمدی ہوئے اور مولوی محمد نذیر صاحب مبشر کو ڈنگوہ میں متعیّن کر دیا۔ ڈنگوہ میں غیر احمدی مولویوں نے اس علاقہ کے ہندوؤں کو بھی اس قدر بھڑکا دیا کہ ہمارا راستوں سے گذرنا مشکل ہوگیا۔ مولوی صاحب کو اس گاؤں سے نکل کر فون وغیرہ کرنے اور کسی ضرورت کے لیے اگر شہر جانا پڑتا تو جنگلوں کے راستے چھپتے ہوئے شہر پہنچتے تھے۔ اور یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا۔ اسی طرح ایک نئی قائم ہونے والی جماعت کھبلی میں بھی اتنی مخالفت ہوئی کہ پولیس انتظامیہ ہمیں کہتی کہ آپ لوگ اس علاقہ میں نہ آیا کریں آپ کی جان کو خطرہ ہے اس علاقہ کے مسلمان تو مسلمان ہندو بھی آپ لوگوں کے شدید مخالف ہیں اور کئی مرتبہ ہمارے احمدی افراد کو زخمی بھی کر دیا گیا۔ لیکن مولوی صاحب مرحوم ہمیشہ ان علاقوں میں گھومتے رہے پولیس اکثر مولوی صاحب کو کہتی تھی کہ آپ لوگ واپس چلے جائیں لیکن مولوی صاحب مرحوم نے کئی مرتبہ پولیس کو جواب دیا کہ ہم تو مخالفت سے نہیں ڈرتے خواہ ہماری جان چلی جائے۔

غرضیکہ ہماچل میں ہر جگہ جہاں بھی تبلیغی کام شروع ہوا یا مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو ابتداء میں شدید مخالفت ہوئی اور مولوی صاحب موصوف نے ہر جگہ ہمت کے ساتھ نہ صرف مخالفین احمدیت کا مقابلہ کیا بلکہ بڑی حکمت کے ساتھ نو مبایعین کو بھی سنبھالے رکھا اور مختلف طریقوں سے ان کی تربیت کی کوشش کرتے رہے۔ اس وقت ڈنگوہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک منظّم جماعت ہے۔ مجموعی طور پر خلیفۂ وقت کی دعاؤں اور مولوی صاحب کے تعاون اور محنت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ صوبہ ہماچل میں 31 منظّم جماعتیں قائم ہیں جہاں باقاعدہ جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کا نظام قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ اس صوبہ میں مولوی صاحب کے دور میں ہی 11 خوبصورت مساجد مع مشن ہاؤسز تعمیر ہوئیں۔ ہر مسجد کی تعمیر کے موقعہ پر شدید مخالفت ہوئی لیکن موصوف نے انتہائی حکمت اور دعاؤں سے کام لیتے ہوئے ان مساجد کی تعمیر کا کام کروایا۔ مولوی صاحب نے اپنے دور میں قریباً 50 پرانے احمدی خاندانوں کی بچیوں کی شادیاں ہماچل میں نو مبایعین سے کروائیں۔ غرباء کے رشتے کروانے میں موصوف بے حد تعاون کرتے تھے۔ غریب پرور اتنے تھے کہ خاکسار نے دوران دورہ خود دیکھا کہ بعض غرباء کی اپنی طرف سے مدد کرتے تھے۔ اس کے علاوہ قریباً دو درجن سے زائد بچوں کو موصوف نے قادیان تعلیم کے لیے بھجوایا جو اس وقت بطور مبلغ یا معلم خدمت بجالا رہے ہیں۔

اس دور میں خاکسار کو صوبہ ہماچل میں 5 بڑی بڑی کانفرنسیں کروانے کا موقعہ ملا۔ جس میں سیاسی لیڈروں، سادھوسنتوں اور سوامی صاحبان کے علاوہ کثرت سے ہندو بھائی شامل ہوئے۔ اِن کانفرنسوں کی کامیابی کے سلسلہ میں بھی موصوف نے بے حد محنت کی جس کے نتیجہ میں ہندوؤں کی طرف سے مخالفت ٹھنڈی پڑگئی۔ ہندوؤں کو جماعت احمدیہ سے متعارف کرانے میں بابا فقیر چند جی سُگ بٹولی اور مکرم سوامی آدیش پوری جی پنیالہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں خاکسار اور مکرم مولوی محمد نذیر مبشر صاحب مرحوم ان سے مستقل رابطہ رکھتے تھے اور ان کے آشرموں میں جا کر میڈیکل کیمپ وغیرہ لگوانے اور ان کے پروگراموں میں شامل ہوتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ سوامی صاحبان ہماچل میں جہاں بھی ہندو بھائیوں کی طرف سے مخالفت ہوتی وہاں جاتے اور مخالفین کو ملتے اور ان کو جماعت کا تعارف کرواتے اور بتاتے کہ یہ لوگ دیگر مسلمانوں کی طرح نہیں ہیں آپ ان کی مخالفت نہ کریں جس کا یہ نتیجہ نکلا کہ مخالفین ٹھنڈے پڑ گئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ ایک دن وہ بھی آیا کہ صوبہ ہماچل کے ایک مشہور ادارے ''ہموت کرش'' جو گورنمنٹ ہماچل کی طرف سے رجسٹرڈ ہے اور صوبہ میں اہم کام کرنے والوں کو ایوارڈ دیتا ہے کی طرف سے خاکسار کو امن ایوارڈ دیا گیا۔ اس پروگرام میں ہزاروں کی تعداد میں ہندوؤں کے علاوہ کئی صوبوں کے سرکردہ احباب اور صوبہ ہماچل کے گورنر صاحب بھی شامل تھے جس میں جماعت کے بارے میں ایک بہت ہی عمدہ مضمون ادارہ کی طرف سے پڑھا گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امن بخش تعلیم کا ذکر کر کے جماعت کی ہماچل میں اور دنیا بھر میں امن کے بارے میں کی جانے والی خدمات کو سراہا گیا۔ اس پروگرام میں مولوی محمد نذیر صاحب مبشر جو اس وقت ہماچل کے انچارج مبلغ تھے کی کوششوں کی بھی تعریف کی گئی۔

خاکسار مکرم مولوی صاحب موصوف کو قریب سے جانتا ہے کیونکہ 15 سال مولوی صاحب موصوف کے ساتھ بطور نگران ہماچل خدمت بجالانے کی توفیق ملی ہے۔ مولوی صاحب موصوف عالم باعمل، متقی، پرہیزگار، تہجد گزار، سلسلہ کا درد رکھنے والے اور غریبوں کے ہمدرد شریف النّفس اور نڈر انسان تھے۔

ہماچل کے بعد مولوی صاحب کا تبادلہ دفتر تعلیم القرآن وقف عارضی میں ہو گیا۔ دو سال مولوی صاحب اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی میں خدمت بجالاتے رہے اور اسی اثناء میں سر میں ٹیومر ہوا اور کینسر کی تکلیف ہوگئی کافی علاج کروایا لیکن جانبر نہ ہو سکے اور آخر 26 جون 2013ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیّین میں مقام قُرب عطا کرے۔ نیز آپ کی اہلیہ اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے بیشمار فضلوں سے نوازے۔ آمین

☆......☆......☆

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

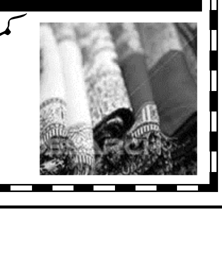

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 20

ادراک ہو تو دین کے کام انسان محبت اور اخلاص و وفا کے جذبے کے تحت ہی کرے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے یہ توقع رکھی ہے کہ آپ کی بیعت میں آ کر اس جذبے کو بڑھائیں۔ جب تک یہ جذبہ اطاعت اور خلوص اور اخلاص جو ہے اور تعلق جو ہے یہ پیدا نہیں ہوگا جو نصائح کی جاتی ہیں ان کا بھی اثر نہیں ہوگا۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی نہیں ہو گی۔ پس اگر نصائح پر عمل کرنا ہے آپ کی باتوں کو ماننا ہے اپنے عہد بیعت کو نبھانا ہے تو اپنے اطاعت اور اخلاص اور وفا کے معیاروں کو بھی بڑھانا ضروری ہے۔ ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ معروف اطاعت کا مطلب ہے کہ محبت و اخلاص کو انتہا پر پہنچا کر کامل اطاعت کرنا اور کامل اطاعت صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے جب جس کی اطاعت کی جا رہی ہے اس کے ہر حکم کی تلاش اور جستجو بھی ہو۔ پس ہم فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے جو توقعات رکھی ہیں جو حکم دیئے ہیں ان کو تلاش کریں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں ورنہ تو صرف دعویٰ ہوگا کہ ہم ہر بات مانتے ہیں۔ باتوں کا ہمیں پتا ہی نہیں کہ کیا ہیں تو مانی کیا ہیں۔ کس کو مانا جاتا ہے۔ پس احمدی ہونے کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ اپنے علم میں اضافہ کیا جائے اللہ تعالیٰ کی خاطر جس تعلق کو قائم کیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بڑھایا جائے اور خالص ہو کر اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو جو نصائح فرمائی ہیں جماعت کے ممبران سے افراد سے جو توقعات رکھی ہیں وہ آپ کی مختلف کتب اور ارشادات میں موجود ہیں۔ اس وقت ان میں سے چند ایک میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ صرف لفاظی پر نہ رہیں۔ (ظاہر پر نہ رہیں صرف باتیں ہی نہ ہوں) بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ (سچا منشاء کیا ہے فرمایا) اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔

پس صرف اعتقادی طور پر اپنے آپ کو درست کر لینا بیعت کر لینا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو مان لینا۔ مسائل اور بحث میں دوسروں کے منہ بند کر دینا کوئی حیثیت نہیں رکھتا اگر عملی تبدیلی نہیں ہے۔ عملی حالتیں اگر بہتر نہیں ہو رہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے کوشش کرو نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلے سے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا ۔ میں شامل ہو جاؤ۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا ۔ کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ان کو کیا ہوتا ہے لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ کہ ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے۔

اس کی مزید ایک جگہ وضاحت فرمائی آپ نے فرمایا کہ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو شخص نہایت لاپرواہی سے سستی کر رہا ہے وہ ایسا ہی خدا کے فیض سے مستفیض ہو جائے جیسے وہ شخص کہ جو تمام عقل اور تمام زور اور تمام اخلاص سے اس کو ڈھونڈتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کو ڈھونڈتا ہے۔

پس آپ جب ہمیں یہ فرماتے ہیں کہ میری مانو اور میرے پیچھے چلو اور مجھ سے اطاعت کا تعلق رکھو تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو ڈھونڈھنے کی راہیں ہمیں دکھائیں ہم۔ ہمیں بتائیں کہ تم کس طرح اللہ تعالیٰ کو پا سکتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے فیض سے ہمیں حصہ لینے والا بنائیں۔ اپنی نمازوں کو وقت پر اور صحیح رنگ میں ادا کرنیوالے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے صدقہ و خیرات کی طرف بھی توجہ دیں۔ گویا کہ آپ سے تعلق اور اطاعت کا رشتہ ہمیں خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھا رہا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نظام خلافت کو ہم میں قائم کیا اور خلافت کے نظام نے بھی اسی کام کو آگے بڑھانا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔ اس حوالے سے خلافت کے ساتھ بھی اخلاص اور اطاعت کا تعلق کو جوڑ کر ہم اپنی منزلوں کی طرف سفر جاری رکھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ سچے مسلمان کا نمونہ بننا اور اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بھی ہر احمدی عہد بیعت باندھتا ہے پس اس عہد کو پورا کرنا بھی ضروری ہے اور اس کے لئے خلافت کی طرف سے جو ہدایات آتی ہیں جو نصائح کی جاتی ہیں جو پروگرام دیئے جاتے ہیں ان پر عمل کر کے ہی اس عہد کو پورا کیا جا سکتا ہے۔

بیعت کے وقت ہر احمدی یہ عہد کرتا ہے کہ ان شرائط کی پابندی کرے گا جو بیعت کی شرائط ہیں اور خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی پابندی کرے گا۔ خلیفہ وقت کا کام بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام اور آپ کی نصائح کو آگے پھیلانا ہے۔ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے پہ پھیلانا ہے۔ پس جب ہر احمدی اس سوچ کے مطابق اپنے آپ کو بنائے گا تب ہی حقیقی اطاعت کے معیار قائم ہوں گے۔ تب ہی جماعت کی اکائی قائم ہوگی تب ہی تبلیغ کے میدان کھلیں گے۔ اگر ہر ایک یہ کہہ کر کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق اخوت اور عقیدت ہے اور میں آپ کی اطاعت کرتا ہوں اپنے راستے متعین کرنے لگ جائے تو کبھی ترقی نہیں ہو سکتی۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی اسی میں ہے کہ اس میں نظام خلافت قائم ہے اور جو تعلق ہر احمدی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس وجہ سے ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق ہیں تو اس تعلق کو آگے خلافت کے لئے بھی رکھنا ضروری ہے۔ اس زمانے میں احمدی خوش قسمت ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے جدید سہولتیں اور ایجادات پیدا فرمائیں وہاں احمدیوں کو بھی ان سے نوازا۔ دین کی اشاعت کے لئے بھی جماعت کو یہ سہولت مہیا فرمائی۔ ٹی وی انٹرنیٹ اور ویب سائٹس وغیرہ پر جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا آج کلام موجود ہے جس پر ہم جب چاہیں پہنچ سکتے ہیں۔ مختلف بڑی زبانوں میں ان کو دیکھ بھی سکتے ہیں اور سن بھی سکتے ہیں وہاں خلیفہ وقت کے نصائح اور خطابات بھی سن اور پڑھ سکتے ہیں جو قرآن حدیث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام پر ہی مشتمل ہوتا ہے اور انہی پر بنیاد ہے اس کی جو دنیا میں آج ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعہ سے ہر جگہ پہنچ رہا ہے۔ جس نے جماعت کو اکائی بننے کا ایک نیا انداز دیا ہے۔ پس آپ میں سے ہر ایک کو اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے اور اس کی ہر ایک کو ضرورت ہے کہ ایم۔ ٹی۔ اے سے اپنا تعلق جوڑیں تا کہ اس اکائی کا حصہ بن سکیں۔ ہر ہفتہ کم ازکم خطبہ سننے کی طرف خاص توجہ دیں۔ ہر گھر اپنے گھروں کے جائزے لے کہ کیا گھر کے ہر فرد نے یہ سنا ہے یا نہیں۔ اگر بیوی سنتی ہے اور خاوند نہیں تو تب بھی فائدہ نہیں اگر باپ سنتا ہے اور ماں اور بچے نہیں سن رہے تب بھی کوئی فائدہ نہیں۔ یہ انتظام جو ایک اکائی بننے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے اس کے لئے ایک وقت میں دنیا کے ہر کونے میں خلیفہ وقت کی آواز پہنچ جاتی ہے اس کے اس کا حصہ بننے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ پس اس طرف توجہ کریں۔ اگر یہ پتا نہیں کہ کیا کہا جا رہا ہے تو اطاعت کس طرح ہو گی باتیں سنیں گے تو اطاعت کے قابل ہوں گے۔ پس ان باتوں کی تلاش کریں جن کی اطاعت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر گھر اس طرف توجہ دینے والا ہو اور اللہ تعالیٰ نے ہماری تربیت کے لئے جو سہولت مہیا فرمائی ہے اس سے بھرپور استفادہ کرنے والے ہم ہوں اور صرف تربیت ہی نہیں بلکہ اسلام کی تعلیم کو پھیلانے میں بھی یہ بہت بڑا کردار ادا کر رہا ہے۔ اگر کسی وجہ سے لائیو نہیں بھی سن سکتے تو ریکارڈنگ سنی جا سکتی ہے انٹرنیٹ پر موجود ہے یہ پروگرام اور بھی بہت سارے پروگرام بھی ہوتے ہیں اس میں اور خاص طور پر خطبات اور خاص خاص پروگرام۔

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ جہاں آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص تعلق جوڑنے والے ہوں وہاں آپ کے بعد جاری نظام خلافت سے بھی پختہ تعلق ہو اور اطاعت کے نمونے دکھانے والے ہوں اور یہی تعلق اور اطاعت پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے گزارتے ہوئے خدا تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا اور اس کی رضا حاصل والا بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں حضور انور نے مکرم حافظ محمد اقبال وڑائچ صاحب مربی سلسلہ جو 2/ اکتوبر 2015 کو 49 سال کی عمر میں وفات پا گئے ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

☆......☆......☆

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفی مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

EDITOR	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57	SUBSCRIPTION
MANSOORAHMAD Tel. : (0091) 1872-224757 Manager: 09417020616 Editor : 08283058886 e -mail : badrqadian@rediffmail.com	ہفت روزہ بدر قادیان The Weekly **BADR** Qadian Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516 Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 15 October 2015 Issue No. 42	ANNUAL : Rs. 550/- By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $: 60 Euro : 80 Canadian Dollar Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

ہراحمدی کا یہ کام ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو احمدیت کی طرف منسوب کرتا ہے تو ہمیشہ نظام جماعت سے مضبوط تعلق رکھنا اور خلافت احمدیہ سے وفا اور اطاعت کا تعلق رکھنا اس پر فرض ہے کیونکہ یہی بیعت کرتے ہوئے عہد کیا تھا۔ خلافت کی طرف سے جو ہدایات آتی ہیں جو نصائح کی جاتی ہیں جو پروگرام دیئے جاتے ہیں ان پر عمل کر کے ہی اس عہد کو پورا کیا جاسکتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 09۔اکتوبر 2015ء بمقام مسجد بیت النور۔ ہالینڈ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں احمدیوں کی اکثریت ان لوگوں کی ہے جو پیدائشی احمدی ہیں یا وہ لوگ جن کے گھر میں انتہائی بچپن میں احمدیت آئی اور ان کی پروان احمدی ماحول میں چڑھی اور ان میں سے بھی اکثریت پاکستانیوں کی ہے جن کو اس ملک میں اس لئے رہنے اور یہاں کا شہری بننے کی اجازت ملی کہ آپ نے یہاں آ کر اس بات کا اظہار کیا کہ پاکستان میں آپ کو آزادانہ طور پر اپنے مذہب کے مطابق اسلامی تعلیمات کے مطابق اظہار اور عمل کی اجازت نہیں تھی یا نہیں ہے۔ کچھ ایسے بھی ہوں گے جن پر براہ راست مقدمات بھی بنے ہوں۔ پس اس اکثریت کو یہاں رہنے کی اجازت یا یہاں کی حکومت کی شفقت اس وجہ سے ہے کہ آپ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ پس یہ احمدی ہونے کا اعلان آپ پر کچھ ذمہ داری ڈالتا ہے اور اس ذمہ داری سے وہ احمدی بھی باہر نہیں ہیں جو اپنی تعلیمی یا کسی اور قسم کی ماہرانہ صلاحیت کی وجہ سے اس ملک میں آئے اور یہاں آ کر اپنی تعلیمی صلاحیتوں اور مہارت کو مزید نکھارنے کے مواقع ملے اور اپنے آپ کو جماعت احمدیہ سے منسوب بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح نومبائعین ہیں وہ جب بیعت کرتے ہیں اور جماعت میں اس لئے شامل ہوتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی سچائی پر انہیں یقین ہے تو بیعت کے بعد ان پر بھی اس بیعت کا حق ادا کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو بھی اس وجہ سے اس ذمہ داری سے بریٔ الذمہ نہیں کر دے گا کہ وہ یہ کہہ دیں کہ ہم نے پیدائشی احمدیوں کو یا پرانے احمدیوں کو جس طرح کرتے دیکھا اس طرح کیا۔

اس زمانے میں ہماری تربیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قرآن و سنت کے بارے میں تفسیروں تشریحات کو تحریرات کو سمجھنا بھی ضروری ہے جن کو دیکھنا اور پڑھنا ضروری ہے اور یہ چیزیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ پس کسی کے لئے بھی کوئی عذر نہیں ہے۔ پرانے احمدیوں کو میں یہ بھی کہوں گا کہ آپ کے نمونے دیکھ کر اگر کسی کو ٹھوکر لگتی ہے تو آپ اس غلطی اور گناہ میں حصہ دار ضرور بنتے ہیں۔ پس پرانے احمدی جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ ان کے باپ دادا احمدی ہوئے یا انہیں بچپن میں ہی احمدیت مل گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے یہاں آ کر انہیں بہتر حالات میسر آئے۔ انہیں بھولنا نہیں چاہئے کہ وہ جماعت کے زیر احسان ہیں اور اس احسان کے شکرانے کے طور پر انہیں اپنی حالتوں میں غیر معمولی پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنی اولادوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے اس احسان کے بارے میں بتاتے رہنا چاہئے۔ اسی طرح ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو احمدیت کی طرف منسوب کرتا ہے تو ہمیشہ نظام جماعت سے مضبوط تعلق رکھنا اور خلافت احمدیہ سے وفا اور اطاعت کا تعلق رکھنا اس پر فرض ہے کیونکہ یہی بیعت کرتے ہوئے عہد کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے نئے شامل ہونے والے خاص طور پر وہ جنہوں نے پورے یقین کے ساتھ علی وجہ البصیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو سمجھ کر قبول کیا وہ اپنے عہد بیعت اور اس کی شرائط پر غور بھی کرتے رہتے ہیں بہت سارے لوگ مجھے خطوط بھی لکھتے رہتے ہیں لیکن بہت سے وہ جو پیدائشی احمدی ہیں یا جن کے ماں باپ نے ان کے بچپن میں احمدیت کو قبول کیا اور جو دنیاوی معاملات میں زیادہ لگ گئے ہیں یہاں آ کر۔ وہ نہ ہی عموماً شرائط بیعت پر غور کرتے ہیں نہ بیعت کے عہد کو سمجھتے ہیں نہ احمدیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد رکھتے ہیں باوجود اس کے کہ اب تو ہر جگہ ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سے بیعت کی کارروائی بھی دیکھی جاتی ہے اور سنی جاتی ہے اس طرف توجہ کر کے بیعت کو بیعت کی حقیقت کو جاننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اسی طرح خلافت سے اپنے تعلق کو اس طرح جوڑنے کی کوشش نہیں کرتے جو اس کا حق ہے۔

پس ہر ایک جب اپنا جائزہ لے گا تو خود بخود اسے پتا چل جائے گا کہ وہ کہاں کھڑا ہے۔ اس وقت میں اس جائزے کے لئے صرف ایک شرط بیعت سامنے رکھتا ہوں۔ اس کو صرف سرسری طور پر نہ دیکھیں بلکہ غور کریں اور پھر اپنا جائزہ لیں اگر تو اس جائزے کا جواب ہاں میں ہے تو خوش قسمت ہیں وہ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہیں ایسے لوگ۔ اگر کمزوری ہے تو اصلاح کی کوشش کریں۔ بیعت کی دسویں شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمایا ہے کہ ''یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجے کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

پس یہ وہ الفاظ ہیں جو ہمیں آپ علیہ السلام سے بے غرض اور بے انتہا محبت اور تعلق قائم کرنے کی ذمہ داری ڈال رہے ہیں۔ آپ ہم سے عہد لے رہے ہیں۔ کیا عہد لے رہے ہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر مجھ سے محبت تعلق اور بھائی چارے کے اعلیٰ معیار قائم کرو۔ یہ عہد لے رہے ہیں کہ یہ اقرار کرو کہ آپ کے ہر معروف فیصلے کو مانوں گا یعنی ہر وہ بات جس کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو مامور فرمایا ہے۔ ہر وہ بات جس کی اسلام کی تعلیم کی روشنی میں آپ ہمیں ہدایت فرمائیں گے اور پھر صرف اس کا ماننا ہی نہیں ہے اس کی کامل اطاعت ہی نہیں ہے بلکہ مرتے دم تک اس پر قائم رہنے کی کوشش کروں گا اور عمل کروں گا اور یہ عہد بھی کہ جو تعلق اور محبت کا رشتہ قائم ہوگا اس کے معیار یا اس کا معیار ایسا اعلیٰ درجے کا ہوگا کہ جس کی مثال دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں نہ ملتی ہوگی۔ نہ ہی اس تعلق کی مثال اس حالت میں ملتی ہوگی جب انسان کسی سے وفا کی وجہ سے خالص ہو کر تعلق رکھتا ہے۔ نہ اس کی مثال اس صورت میں ملے جب انسان کسی کے زیر احسان ہو کر اپنے آپ کو اس کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔ پس یہ عہد کہ اس دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اعلیٰ معیار کی محبت اگر کسی سے ہو سکتی ہے تو وہ آپ کے غلام صادق سے ہو۔ پس یہ معیار ہیں جو ہمیں قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے بعد آپ سے تعلق کیسا ہونا چاہئے یہ ہر ایک ان باتوں کی روشنی میں اپنا جائزہ خود لے سکتا ہے۔ کیا ہمارے یہ معیار ہیں یا جب دنیاوی معاملات ہمارے سامنے ہوں دنیاوی منفعتیں ہمارے سامنے ہوں دنیاوی فوائد ہمارے سامنے ہوں تو ہم یہ باتیں بھول جاتے ہیں دنیاوی تعلقات اور دنیاوی اغراض اس محبت کے تعلق اور اطاعت پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ اگر دین کا صحیح فہم و

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

مضمون نگار حضرات متوجہ ہوں!

اخبار بدر میں اشاعت کی غرض سے مضامین بھیجنے والے احباب سے مؤدبانہ التماس ہے کہ:

1۔ پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے احباب اپنے مضامین نیشنل صدر/ امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ وکالت تعمیل و تنفیذ لندن برائے بھارت، نیپال، بھوٹان کے توسط سے بھجوائیں۔

2۔ پاکستان کے احباب اپنے مضامین مکرم ناظر صاحب خدمت درویشان کی سفارش کے ساتھ وکالت تعمیل و تنفیذ لندن برائے بھارت نیپال بھوٹان کے توسط سے بھجوائیں۔ تمام بیرون ممالک کے نیشنل صدر/ امیر جماعت کے پاس وکالت تعمیل و تنفیذ لندن کی ای میل آئی ڈی موجود ہے۔

وکالت تعمیل و تنفیذ لندن کے توسط سے آنے والے مضامین ہی اخبار بدر میں شائع کئے جاسکیں گے۔

نوٹ: مندرجہ بالا ہدایات صرف بیرونی ممالک کے لئے ہیں۔ اندرون ملک سے مضامین بھجوانے والے احباب صدر جماعت/ امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ اپنے مضامین براہِ راست ایڈیٹر بدر کو بھجیں (ادارہ)

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

شعبہ نور الاسلام کے اوقات

روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad